Over 200K Followers
12 TO 18 JANUARY, 2026 | ۱۲تا۱۸جنوری۲۰۲۶
عوام۔نظام اور ایوان
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم
ایڈیٹر: نشید آفاقی
پاکستان واچ
PAKISTAN WATCH
پاک فضائیہ کی شاندار کارکردگی
ملکی دفاعی صنعت کی قسمت سنور گئی
PAKISTAN
AIR FORCE

ہمدرد
پاکستان
عافیت سے جیتے رہو!

ولادتِ سعید

شہیدِ پاکستان حکیم محمد سعیدؒ ایک ہمہ جہت، عہد ساز اور نابغہ روزگار شخصیت تھے۔ علم و حکمت، بصیرت و خدمت اور کردار و اخلاق کی درخشاں مثال، جن کی فکر نے قوم کو شعور بخشا، علم کو مقصد عطا کیا اور خدمتِ خلق کو عبادت کا درجہ دیا۔ انہوں نے انسان کو نسل، مذہب اور جغرافیائی سرحدوں سے ماوراہو کر دیکھا اور اپنی پوری زندگی تعلیم، تحقیق، طب اور فلاحِ عامہ کے لیے وقف کردی۔ ان کی حیاتِ مستعار ایثار، سادگی، انسان دوستی اور علم سے محبت کا حسین امتزاج تھی۔ شہید حکیم محمد سعیدؒ محض ایک فرد نہیں بلکہ ایک عہد، ایک فکر اور ایک ایسی ذمہ داری کی روشن مثال ہیں جو آج بھی زندہ ہے، جسے ہم فخر، شعور اور امانت کے ساتھ آگے بڑھا رہے ہیں۔

شہید حکیم محمد سعید

ولادت 9 جنوری 1920ء

Hamdardpkofficial

12 TO 18 JANUARY, 2026 ☆☆☆ ۱۲تا۱۸جنوری۲۰۲۶

عوام۔نظام اور ایوان

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم　ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاک واچ نیوز

PAKISTAN WATCH

https://www.facebook.com/ pakistanwatch.news

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اگر وہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ وہ
اللہ کے علم سے اترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی
معبود نہیں تو تمہیں بھی اسلام لے آنا چاہیے۔

سورۃ ہود 11 - آیت نمبر 14

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی
● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ ● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین،
● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی ● پریس منیجر: شکیل احمد خان
● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

مجھے ہے حکم اذاں.................!

مئی 2025 کا پاک بھارت تنازع پاکستان کی عسکری تاریخ میں ایک اہم موڑ کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ وزیر دفاع خواجہ محمد آصف کے حالیہ بیانات نے اس بحث کو نئی جہت دی ہے کہ کس طرح ایک محدود لیکن فیصلہ کن عسکری کامیابی نہ صرف دفاعی توازن بلکہ معیشت اور عالمی ساکھ پر بھی اثر انداز ہو سکتی ہے۔ پاکستانی فضائیہ کی کارکردگی نے یہ ثابت کیا کہ ملک نہ صرف جدید ٹیکنالوجی رکھتا ہے بلکہ اسے مؤثر انداز میں استعمال کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ یہ امر غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے کہ اس تنازع کے بعد پاکستان کو عالمی سطح پر دفاعی ساز و سامان کے آرڈرز ملنے کی بات سامنے آئی ہے۔ دفاعی برآمدات کسی بھی ملک کے لیے محض آمدن کا ذریعہ نہیں ہوتیں بلکہ وہ صنعتی ترقی، ٹیکنالوجی کی بہتری اور ہنرمند افرادی قوت کے فروغ کا سبب بھی بنتی ہیں۔ اگر پاکستان ان مواقع کو سنجیدگی اور شفافیت کے ساتھ بروئے کار لاتا ہے تو یہ معیشت کو سہارا دینے میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہیں، حتیٰ کہ آئی ایم ایف جیسے اداروں پر انحصار کم کرنے کا خواب بھی حقیقت کے قریب آ سکتا ہے۔ تاہم، یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ عسکری کامیابی خود بخود معاشی استحکام میں تبدیل نہیں ہوتی۔ اس کے لیے طویل المدت منصوبہ بندی، ادارہ جاتی اصلاحات اور سیاسی استحکام ناگزیر ہیں۔ دفاعی آرڈرز کو وقت پر اور اعلیٰ معیار کے مطابق مکمل کرنا ہی عالمی منڈی میں اعتماد کو برقرار رکھ سکتا ہے۔ بصورت دیگر یہ موقع ضائع ہونے کا خدشہ بھی موجود رہے گا۔ وزیر دفاع کی جانب سے بھارت کو دیا گیا سخت پیغام خطے میں طاقت کے توازن کی یاد دہانی ہے۔ پاکستان نے ماضی میں بھی واضح کیا ہے کہ وہ جارحیت کا جواب دینے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔ تاہم خطے کے امن کے لیے ضروری ہے کہ طاقت کا استعمال آخری آپشن ہو اور سفارت کاری کو ترجیح دی جائے۔ جنگی فضا کسی بھی صورت جنوبی ایشیا کے مفاد میں نہیں۔ افغانستان اور داخلی سلامتی کے حوالے سے اٹھائے گئے نکات بھی غور طلب ہیں۔ سرحدی امن، دہشت گردی کا خاتمہ اور صوبوں میں بہتر طرزِ حکمرانی وہ عوامل ہیں جو کسی بھی بیرونی کامیابی کو اندرونی استحکام میں بدل سکتے ہیں۔ اگر اندرونی محاذ کمزور رہا تو بیرونی کامیابیاں دیرپا ثابت نہیں ہوں گی۔ آخرکار، مئی 2025 کی کامیابی پاکستان کے لیے ایک موقع ہے، ضمانت نہیں۔ یہ پالیسی سازوں پر منحصر ہے کہ وہ اس عسکری اعتماد کو معاشی خودمختاری، سفارتی وقار اور داخلی استحکام میں کیسے ڈھالتے ہیں۔ درست فیصلے کیے گئے تو یہ لمحہ تاریخ میں ایک مثبت موڑ کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر

Top Stories ٹاپ اسٹوریز

Consumer Watch

پاک فضائیہ کی شاندار کارکردگی ملکی دفاعی صنعت کی قسمت سنور گئی

PAGE 04

پاکستان کی معیشت کی ترقی کا عالمی اعتراف

PAGE 07

امریکہ میں آن لائن مارکیٹ کا عروج اور اس کے اثرات

PAGE 05

سیکیورٹی اداروں کی بروقت کارروائیاں

PAGE 08

بھارتی فوج ایک بار پھر جگ ہنسائی کا شکار

PAGE 06

کلین انرجی میں پنجاب کی تاریخی پیش رفت

PAGE 09

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

Over 200K+ Followers on social media now shining in print too

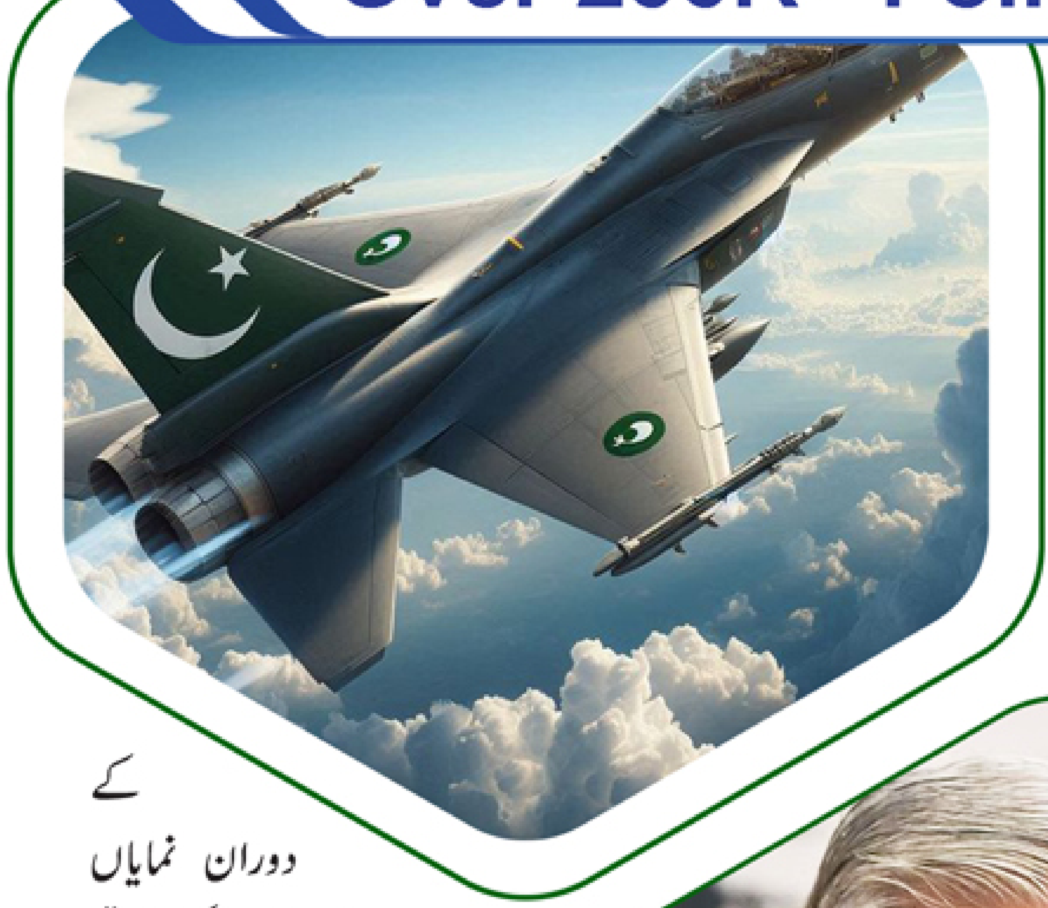

پاک فضائیہ کی شاندار کارکردگی کی بدولت ملکی دفاعی صنعت کی قسمت سنور گئی

پاکستانی طیاروں نے خود کو عملی میدان میں ثابت کر دیا۔ جدید جنگی ماحول میں صرف دعوے نہیں، عملی مظاہرہ ہی اصل پیمانہ ہوتا ہے

جنوبی ایشیا اور افریقی ممالک اب روایتی مغربی سپلائرز کے ساتھ ساتھ پاکستان کی دفاعی صنعت کی طرف بھی سنجیدگی سے دیکھ رہے ہیں

بنگلہ دیشی فضائیہ نے جے ایف تھنڈر کو ایک ایسا طیارہ قرار دیا جو قیمت اور جدید ٹیکنالوجی کے لحاظ سے ایک پُرکشش آپشن بن چکا ہے

دفاعی آرڈرز کامیابی سے مکمل ہو گئے تو آئندہ چھ ماہ میں پاکستان کو آئی ایم ایف کے پاس جانے کی ضرورت پیش نہیں آئیگی، وزیر دفاع

خصوصی رپورٹ

مئی 2025 کا پاک بھارت تنازع پاکستان کی عسکری تاریخ میں ایک فیصلہ کن موڑ کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ یہ واقعہ محض سرحدی کشیدگی تک محدود نہ رہا بلکہ اس کے اثرات عالمی دفاعی منڈی، علاقائی طاقت کے توازن اور پاکستان کی معاشی امیدوں تک پھیل گئے۔ وزیر دفاع خواجہ محمد آصف کے حالیہ بیانات اسی بدلتے ہوئے منظرنامے کی عکاسی کرتے ہیں، جن کے مطابق پاک فضائیہ کی شاندار کارکردگی کے بعد دنیا بھر سے دفاعی ساز و سامان کے آرڈرز آ رہے ہیں، جو مستقبل قریب میں پاکستان کو معاشی خودمختاری کی طرف لے جا سکتے ہیں۔

وزیر دفاع کے مطابق مئی کے تنازع میں پاکستانی طیاروں نے خود کو عملی میدان میں ثابت کر دیا۔ جدید جنگی ماحول میں صرف دعوے نہیں بلکہ عملی مظاہرہ ہی اصل پیمانہ ہوتا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ پاک فضائیہ کی کارکردگی نے عالمی مبصرین اور دفاعی ماہرین کی توجہ حاصل کی۔ یہ کامیابی نہ صرف تکنیکی برتری کی علامت تھی بلکہ اس میں پاکستانی پائلٹس کی پیشہ ورانہ مہارت، کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم اور جنگی حکمتِ عملی بھی نمایاں نظر آئی۔

بین الاقوامی میڈیا، بالخصوص بی بی سی کی حالیہ رپورٹس میں بھی اس بدلتے ہوئے رجحان کی نشاندہی کی گئی ہے۔ بی بی سی کے ایک تجزیاتی مضمون کے مطابق جنوبی ایشیا اور افریقہ کے کئی ممالک اب روایتی مغربی سپلائرز کے ساتھ ساتھ پاکستان کی دفاعی صنعت کی طرف بھی سنجیدگی سے دیکھ رہے ہیں۔ رپورٹ میں خاص طور پر اس بات کا ذکر کیا گیا کہ بنگلہ دیش کے چیف آف ایئر اسٹاف نے پاک فضائیہ کے دورے کے دوران جے ایف تھنڈر اور پاک فضائیہ کے تربیتی و آپریشنل نظام میں گہری دلچسپی ظاہر کی۔

بی بی سی کے مطابق بنگلہ دیشی فضائی قیادت نے جے ایف تھنڈر کو ایک ایسا طیارہ قرار دیا جو قیمت، کارکردگی اور جدید ٹیکنالوجی کے توازن کے لحاظ سے ترقی پذیر ممالک کے لیے ایک پُرکشش آپشن بن چکا ہے۔ یہ امر اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ پاکستان اب محض دفاعی صارف نہیں رہا بلکہ ایک قابلِ اعتماد دفاعی برآمد کنندہ کے طور پر ابھر رہا ہے۔ یہی وہ پس منظر ہے جس کی بنیاد پر وزیر دفاع نے دفاعی آرڈرز میں اضافے اور معاشی بہتری کی امید ظاہر کی ہے۔

دفاعی برآمدات کا بڑھنا پاکستان کے لیے غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ صرف زرمبادلہ حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ اس کے ذریعے مقامی صنعت کو فروغ، ٹیکنالوجی کی اپ گریڈیشن اور ہنرمند افرادی قوت کی تربیت جیسے فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ تسلسل کے ساتھ جاری رہا تو پاکستان کا دفاعی شعبہ ایک مضبوط معاشی ستون میں تبدیل ہو سکتا ہے، جو بیرونی قرضوں اور آئی ایم ایف جیسے اداروں پر انحصار کم کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

وزیر دفاع نے اس تناظر میں یہ بات بھی کہی کہ اگر دفاعی آرڈرز بروقت اور کامیابی سے مکمل ہو گئے تو آئندہ چھ ماہ میں پاکستان کو آئی ایم ایف کے پاس جانے کی ضرورت بھی پیش نہ آئے۔ اگرچہ یہ ایک خوش آئند امکان ہے، تاہم ماہرین کے مطابق اس کے لیے پالیسی تسلسل، شفاف معاہدے اور بین الاقوامی معیار کو برقرار رکھنا ناگزیر ہوگا۔ عالمی دفاعی منڈی میں اعتماد ایک دن میں قائم نہیں ہوتا، مگر مئی 2025 کے واقعات نے پاکستان کو ایک مضبوط آغاز ضرور فراہم کر دیا ہے۔

بھارت کے حوالے سے وزیر دفاع کے بیانات میں واضح سختی نظر آئی۔ ان کا کہنا تھا کہ مئی میں پاکستان نے جس طرح فیصلہ کن جواب دیا، وہ بھارت کے لیے ایک واضح پیغام تھا۔ ان کے مطابق اگر دوبارہ کسی قسم کی جارحیت ہوئی تو پاکستان اسی عزم اور طاقت کے ساتھ جواب دے گا۔ یہ بیانیہ دراصل خطے میں ڈیٹرنس، یعنی جارحیت سے باز رکھنے کی حکمتِ عملی کو تقویت دیتا ہے، جو کسی بھی ذمہ دار ریاست کی بنیادی دفاعی سوچ ہوتی ہے۔

علاقائی سیاست میں امریکا اور چین جیسے بڑے کھلاڑیوں کا کردار بھی اس تنازع کے دوران نمایاں رہا۔ وزیر دفاع کے مطابق بھارت نے ان طاقتوں سے رابطے کیے، جبکہ پاکستان نے زمینی حقائق اور اپنی عسکری صلاحیت پر انحصار کیا۔ بی بی سی کے تجزیے میں بھی اس پہلو کی طرف اشارہ کیا گیا کہ پاکستان کا ردعمل زیادہ منظم اور وقت پر تھا، جس نے بین الاقوامی سطح پر اس کی عسکری ساکھ کو بہتر کیا۔

افغان طالبان سے متعلق وزیر دفاع کی تنقید نے داخلی سلامتی کے حوالے سے ایک حساس بحث کو جنم دیا۔ ان کے مطابق طالبان پر اندھا اعتماد پاکستان کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے، کیونکہ علاقائی سیاست میں مفادات تیزی سے بدلتے ہیں۔ اسی تناظر میں خیبر پختونخوا کی صورتحال پر بھی سخت سوالات اٹھائے گئے، جہاں ان کے بقول ماضی کی غلط پالیسیوں کے اثرات آج بھی سلامتی کے مسائل کی صورت میں سامنے آ رہے ہیں۔

آخرکار، مئی 2025 کے بعد کا دور پاکستان کے لیے ایک نادر موقع بھی ہے اور ایک بڑا امتحان بھی۔ پاک فضائیہ کی کامیابی، عالمی میڈیا کی توجہ، بنگلہ دیش جیسے ممالک کی دلچسپی اور دفاعی آرڈرز کا امکان اس بات کی علامت ہے کہ پاکستان صحیح سمت میں قدم رکھ چکا ہے۔ اب اصل چیلنج یہ ہے کہ اس عسکری کامیابی کو معاشی استحکام، سفارتی وقار اور داخلی اصلاحات میں کس حد تک تبدیل کیا جاتا ہے۔ اگر یہ توازن قائم ہو گیا تو مئی 2025 محض ایک تنازع نہیں بلکہ پاکستان کے نئے دفاعی اور معاشی سفر کا نقطہ آغاز ثابت ہو سکتا ہے۔

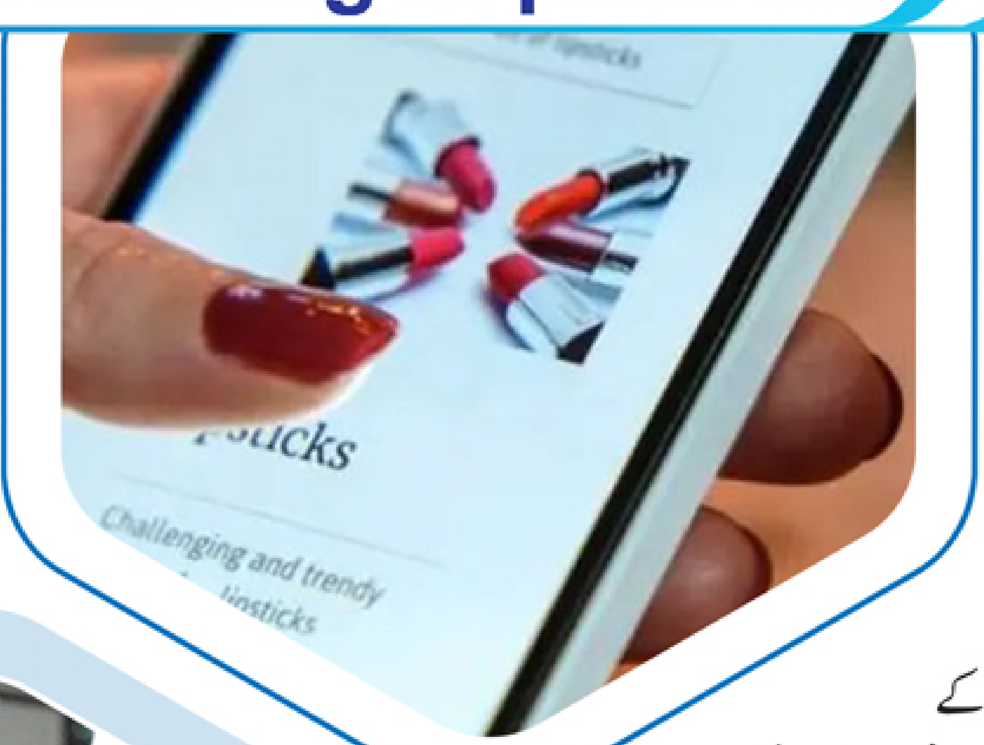

امریکہ میں بند ہوتے مال اور مقامی کاروبار
آن لائن مارکیٹ کا عروج اور اس کے اثرات

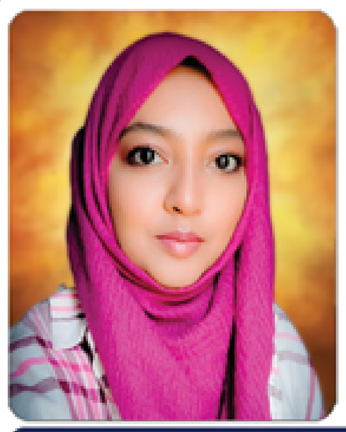

جہانِ امریکا

حمیرا گُل تشنہ

آج کے امریکی معاشرے میں ایک واضح تبدیلی رونما ہو رہی ہے جس میں روایتی مالز اور مقامی کاروبار بتدریج بند ہوتے جا رہے ہیں جبکہ آن لائن مارکیٹنگ اور ای-کامرس کا رجحان تیزی سے پروان چڑھ رہا ہے۔ یہ تبدیلی نہ صرف امریکی معیشت کے ڈھانچے کو بدل رہی ہے بلکہ سماجی اور ثقافتی پہلوؤں پر بھی گہرے اثرات مرتب کر رہی ہے۔

امریکہ میں مالز (Shopping Malls) کا سنہری دور 1980 اور 1990 کی دہائیوں میں تھا جب یہ نہ صرف خریداری کے مراکز تھے بلکہ سماجی ملاقاتوں اور تفریح کے اہم مقامات بھی تھے۔ تاہم گزشتہ دو دہائیوں سے مالز کی اہمیت مسلسل کم ہوتی جا رہی ہے۔ اس زوال کی کئی وجوہات ہیں:

پہلی اور اہم ترین وجہ آن لائن شاپنگ کا شدید عروج ہے۔ Walmart.com. Amazon اور دیگر ای-کامرس پلیٹ فارمز نے صارفین کو گھر بیٹھے ہر قسم کی مصنوعات تک رسائی فراہم کر دی ہے۔ اس کے علاوہ، مالز میں کرایے کی بلند شرح، بڑے اسٹورز کی مالی مشکلات (جیسے Sears اور JCPenney کا دیوالیہ پن)، اور نئی نسلوں کی خریداری کی عادات میں تبدیلی نے بھی مالز کے زوال میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

مالز کے ساتھ ساتھ چھوٹے مقامی کاروبار بھی شدید دباؤ کا شکار ہیں۔ یہ کاروبار نہ صرف آن لائن ریٹیلرز سے مقابلہ کر رہے ہیں بلکہ بڑی چین اسٹورز سے بھی مسابقت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ مقامی کاروباروں کو درپیش چیلنجز میں سرمائے کی کمی، ڈیجیٹل مارکیٹنگ کی مہارت کا فقدان، اور محدود گاہک کی بنیاد شامل ہیں۔

کووڈ-19 وبائی مرض نے اس رجحان کو مزید تیز کر دیا، جب لاک ڈاؤن اور صحت کے خدشات نے صارفین کو آن لائن خریداری کی طرف مجبور کیا۔ وبا کے بعد بھی، بہت سے صارفین نے آن لائن خریداری کو ترجیح دینا جاری رکھا ہے۔

آن لائن مارکیٹنگ میں ترقی نے صرف خریداری کا طریقہ ہی نہیں بدلا بلکہ پوری سپلائی چین اور لاجسٹکس نظام کو تبدیل کر دیا ہے۔ آج Amazon جیسی کمپنیاں اگلے روز ڈیلیوری کی سہولت فراہم کرتی ہیں، جبکہ Instacart اور DoorDash جیسی خدمات نے فوری ترسیل کے نئے معیارات قائم کر دیے ہیں۔

آن لائن مارکیٹ کی کامیابی کی وجوہات میں صارفین کی سہولت، وسیع انتخاب، کم قیمتیں، اور ذاتی نوعیت کی تجاویز شامل ہیں۔ مصنوعی ذکاء (AI) اور ڈیٹا اینالیٹکس کے استعمال سے آن لائن پلیٹ فارمز صارفین کی ترجیحات کو سمجھ کر انہیں متعلقہ مصنوعات پیش کرنے میں ماہر ہو گئے ہیں۔

مالز اور مقامی کاروباروں کے بند ہونے کے سنگین معاشی و سماجی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ روزگار کے مواقع کم ہو رہے ہیں، خاص طور پر نوجوانوں اور کم ہنرمند افراد کے لیے۔ مالز کے بند ہونے سے مقامی حکومتوں کی ٹیکس آمدنی متاثر ہوتی ہے، جس سے عوامی خدمات پر دباؤ پڑتا ہے۔

سماجی سطح پر، مالز اور مقامی دکانیں نہ صرف خریداری کے مراکز تھے بلکہ کمیونٹی کے اجتماع کی جگہیں بھی تھیں۔ ان کے بند ہونے سے کمیونٹی کے ربط میں کمی آئی ہے اور شہری علاقوں میں "خالی جگہوں" (SpacesEmpty) کا مسئلہ پیدا ہوا ہے۔

اگرچہ موجودہ رجحان آن لائن مارکیٹ کے حق میں نظر آتا ہے، لیکن مستقبل میں ہائبرڈ ماڈلز کا امکان بڑھ رہا ہے۔ بہت سے روایتی ریٹیلرز اب "کلک اینڈ کلیکٹ" (Click and Collect) کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں، جہاں صارفین آن لائن آرڈر کر کے اسٹور سے اپنا سامان اٹھا سکتے ہیں۔

مقامی کاروباروں کے لیے ڈیجیٹل تبدیلی ضروری ہے۔ چھوٹے کاروباروں کو آن لائن موجودگی قائم کرنے، سوشل میڈیا مارکیٹنگ سیکھنے، اور صارفین کو منفرد تجربات فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ کچھ مالز اب تجرباتی مراکز میں تبدیل ہو رہے ہیں جہاں خریداری کے ساتھ ساتھ تفریح، کھانے پینے اور ثقافتی سرگرمیاں بھی شامل ہیں۔

حکومتی سطح پر، مقامی کاروباروں کو سپورٹ کرنے کے لیے پالیسیاں بنانے کی ضرورت ہے، جیسے ڈیجیٹل تبدیلی کے لیے مالی امداد، ٹیکس مراعات، اور چھوٹے کاروباروں کے لیے تربیتی پروگرام۔

محض ایک خریداری کا ذریعہ نہیں، بلکہ ایک پیچیدہ نفسیاتی تجربہ بن گئی ہے جس کے مثبت اور منفی دونوں پہلو ہیں۔

مثبت پہلو یہ ہے کہ، آن لائن خریداری روایتی خریداری سے کہیں زیادہ آسان اور فوری ہے۔ "ایک کلک" میں آرڈر، "بہترین ڈیل" کا ملنا، اور اس سے وابستہ توقعات دماغ میں ڈوپامائن نامی کیمیکل خارج کرتی ہیں، جو خوشی اور انعام کے جذبات سے وابستہ ہے۔ یہ ایک قسم کا "ڈیجیٹل رش" ہے جو کسی لت کی طرح ہو سکتا ہے، جسے "کمپلسو شاپنگ ڈس آرڈر" کا آن لائن ورژن کہا جا سکتا ہے۔

منفی پہلو یہ ہے کہ، آن لائن پلیٹ فارمز پر لامحدود انتخاب صارف کو مغلوب کر سکتا ہے۔ نفسیات میں اسے "پیراڈاکس آف چوائس" کہتے ہیں۔ بہت زیادہ آپشنز فیصلہ سازی کو مشکل بنا دیتے ہیں، جس کے نتیجے میں فیصلہ کن تھکاوٹ، اضطراب، اور خریدنے کے بعد افسردگی (Post purchase Dissonance.) ہو سکتی ہے۔ "کیا میں نے بہترین فیصلہ کیا؟" جیسے خیالات ذہن پر حاوی رہتے ہیں۔

آن لائن خریداری نے صرف ہماری خریداری کی عادات نہیں بدلیں، بلکہ ہماری فیصلہ سازی کے نفسیاتی عمل، ہمارے جذباتی تحفظ کے طریقے، اور سماجی موازنے کے رویوں کو بھی گہرائی سے متاثر کیا ہے۔ یہ طاقتور ٹیکنالوجی جہاں بے پناہ سہولت فراہم کرتی ہے، وہیں اس کے منفی نفسیاتی اثرات جیسے لت، اضطراب، اور مالی بے احتیاطی سے بچنے کے لیے ہماری ذہنی آگاہی، خود کنٹرول، اور ڈیجیٹل خواندگی کی ضرورت ہے۔

امریکہ میں مالز اور مقامی کاروباروں کا بند ہونا اور آن لائن مارکیٹ کا عروج ایک پیچیدہ معاشی تبدیلی ہے جو ٹیکنالوجی، صارفین کی عادات، اور معاشی حالات کے باہمی تعامل کا نتیجہ ہے۔ یہ تبدیلی ناگزیر ہے، لیکن اس کے منفی اثرات کو کم کرنے کے لیے ہم آہنگ کوششوں کی ضرورت ہے۔ آن لائن اور آف لائن تجارت کے درمیان توازن قائم کرنا، مقامی کاروباروں کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنا، اور کمیونٹی کے مراکز کے طور پر مالز کے متبادل تلاش کرنا مستقبل کے اہم چیلنجز ہوں گے۔

آخر میں، یہ کہنا درست ہوگا کہ یہ نئی خریداری کی دنیا ہمارے ذہنوں سے کھیلتی ہے۔ اور یہ کہ خریداری کی فطرت بدل رہی ہے، نہ کہ ختم ہو رہی ہے۔ امریکی معیشت ہمیشہ سے تبدیلیوں کو اپنانے کی صلاحیت رکھتی ہے، اور یہ دور بھی نئے مواقع اور اختراعات کو جنم دے گا۔

خصوصی رپورٹ

بھارتی فوج ایک بار پھر جگ ہنسائی کا شکار

تشہیری ویڈیو نے طاقت دکھانے کی بجائے فوجی کمزوری اور نااہلی کو بے نقاب کیا

بھارتی فوج کی حالیہ نائٹ آپریشن ویڈیو سوشل میڈیا پر جاری کی گئی، جس میں رات کے وقت مسلح اہلکاروں کو پیش قدمی کرتے دکھایا گیا۔ ویڈیو ایڈیشنل ڈائریکٹوریٹ جنرل پبلک انفارمیشن (ADGPI) کے سرکاری اکاؤنٹ سے شیئر کی گئی۔ اس کے ساتھ طاقت، فیصلہ کن کارروائی اور خفیہ آپریشن کے دعوے بھی شامل تھے۔

تاہم ویڈیو میں سب سے واضح ناپختگی اہلکاروں کے ہتھیاروں پر لگی روشن لیزر لائٹس میں نظر آئی۔ ایک پیشہ ور فوجی کے لیے یہ خفیہ کارروائی کے اصولوں کی صریح خلاف ورزی ہے، کیونکہ روشن لیزر سیکڑوں میٹر دور سے دشمن کو اہلکاروں کی پوزیشن دکھا سکتی ہے۔

ویڈیو کے پیغام میں یہ کہا گیا کہ لیزر انتباہ نہیں بلکہ حتمی کارروائی کی علامت ہے، اور رات پر مکمل کنٹرول کا دعویٰ کیا گیا، جو حقیقت سے بہت دور ہے۔ اس نے بھارتی فوج کی دعوائی طاقت کو حقیقت میں سوالیہ نشان میں بدل دیا۔

سوشل میڈیا صارفین کی سخت تنقید اور ویڈیو کے فلمی اثرات

ویڈیو کے چند گھنٹوں میں ہزاروں صارفین نے مشاہدہ کیا، مگر تعریف کی بجائے طنز اور تنقید زیادہ سامنے آئی۔ صارفین نے سوال اٹھایا کہ روشن لیزر کا استعمال خفیہ آپریشن کے تصور کے خلاف ہے اور اہلکاروں کی پوزیشن دشمن کے لیے بے نقاب ہو سکتی ہے۔

کئی صارفین نے ویڈیو کو بالی وڈ فلموں سے مشابہ قرار دیا، جبکہ بعض نے کہا کہ یہ مواد بچوں اور نوجوانوں کو متاثر کرنے کے لیے بنایا گیا۔ ایک صارف نے طنزیہ انداز میں کہا کہ امریکہ کے عام شہری کے پاس جو ہتھیار ہیں، وہ اس ویڈیو میں دکھائے گئے سامان سے کہیں بہتر ہیں۔

یہ ردعمل بھارتی فوج کے دعووں کو عوامی سطح پر مذاق کا موضوع بناتا ہے، اور ظاہر کرتا ہے کہ فوج اپنی تشہیری حکمت عملی میں حقیقی عسکری اصولوں کو نظر انداز کر رہی ہے۔

ناپختگی: لیزر سائٹس اور نائٹ وژن آلات کی غیر موجودگی

سوشل میڈیا صارف جے دیو جاموال نے سوال کیا کہ اگر یہ رات کا حقیقی آپریشن ہے تو نائٹ وژن آلات کہاں ہیں؟ روشن لیزر کی نمائش سیکڑوں میٹر دور سے دیکھی جا سکتی ہے، جو خفیہ کارروائی کے تصور کے خلاف ہے۔

حقیقت میں خصوصی فوجی دستے نائٹ وژن اور انفراریڈ لیزرز استعمال کرتے ہیں تاکہ دشمن پر نظر نہ آئیں۔

ویڈیو میں ان آلات کی غیر موجودگی بھارتی فوج کے دعووں کو سوالیہ نشان میں ڈالتی ہے اور ظاہر کرتی ہے کہ یہ آپریشن صرف **تشہیری اور سینماٹک** تھا، حقیقت نہیں۔

یہ کمزوری بھارتی فوج کی پیشہ ورانہ معیار کی طرف عوام کی توجہ مبذول کراتی ہے، اور سوال اٹھاتی ہے کہ کیا فوجی حکمت عملی کے دعوے محض دکھاوا ہیں؟

مصنوعی ذہانت اور فلمی اثرات: حقیقی اور تشہیری میں فرق

کئی صارفین نے ویڈیو کو مصنوعی ذہانت کی مدد سے تیار شدہ قرار دیا، کیونکہ ہتھیاروں پر اسٹار ٹریک جیسی لیزر دکھائی گئی۔ حقیقت میں سرخ نقطے والی لیزر فضا میں اتنی واضح نظر نہیں آتیں، جب تک دھواں یا کوئی ٹھوس ہدف موجود نہ ہو۔

گروک، ایکس کے AI چیٹ بوٹ نے وضاحت کی کہ حقیقی آپریشن میں نائٹ وژن اور انفراریڈ لیزرز استعمال ہوتے ہیں، جو دشمن کی نظر سے مخفی رہتے ہیں۔ ویڈیو کی یہ سطحی عکاسی بھارتی فوج کی **تشہیری حکمت عملی کی حد تک مہارت کو دکھاتی ہے، حقیقی صلاحیت نہیں**۔

یہ واضح کرتا ہے کہ ویڈیو نے عوام کو فوج کی قابلیت کے بجائے **سینماٹک دکھاوا اور ناپختگی** کے حوالے سے متاثر کیا۔

بھارتی فوج کی تشہیری حکمت عملی اور عوام میں ہزیمت

ویڈیو پر طنزیہ تبصرے جاری ہیں، جن میں کہا گیا کہ دو افراد کے گشت کے دوران روشن لیزر لگانا رات کے وقت خطرناک اور نااہلانہ عمل ہے۔ یہ ویڈیو، چاہے تشہیری مقصد کے لیے بنائی گئی ہو، بھارتی فوج کے دعوے کو عوامی سطح پر کمزور اور مشکوک ثابت کرتی ہے۔

بھارتی فوج کی کوشش تھی کہ رات کے آپریشن کی مہارت، جدید ہتھیار اور تربیت یافتہ اہلکار دکھائے جائیں، مگر اس کی سطحی اور فلمی پیشکش نے اسے **سوشل میڈیا پر ہزیمت اور طنز کا موضوع** بنا دیا۔

یہ واقعہ واضح کرتا ہے کہ بھارتی فوج کی **دعویٰ شدہ طاقت اور حقیقت کے درمیان گہرا خلا** موجود ہے، اور عوام میں فوج کی تصویر حقیقت سے بہت دور دکھائی گئی۔ ویڈیو کا مقصد تشہیری تھا، مگر اس نے بھارتی فوج کو کمزور اور بے نقاب کر دیا۔

پاکستانی فوج کی مہارت اور پیشہ ورانہ برتری

اگرچہ بھارتی فوج کی ویڈیو تنقید کا محور بنی، لیکن پاکستانی فوج کی پیشہ ورانہ مہارت ہر لحاظ سے اس سے برتر ہے۔ پاکستانی فوج کی تربیت، آپریشنل ڈسپلن اور جدید ہتھیاروں کا استعمال عالمی معیار کے مطابق ہے۔ رات کے آپریشنز میں نائٹ وژن، انفراریڈ آلات اور محتاط حکمت عملی پاکستانی فوج کی سنجیدگی اور پیشہ ورانہ مہارت کا ثبوت ہیں۔ بھارتی فوج کے دکھاوی دعووں کے برعکس، پاکستانی فوج عملی نتائج پر توجہ دیتی ہے، جس سے یہ خطے میں زیادہ منظم، ذمہ دار اور پروفیشنل فورس کے طور پر ممتاز ہے۔

خصوصی رپورٹ

پاکستان کی معیشت کی ترقی کا عالمی اعتراف

پاکستانی معیشت ایک طویل اور مشکل دور سے گزرنے کے بعد اب بتدریج استحکام اور ترقی کی راہ پر گامزن ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔حکومت کی جانب سے متعارف کرائی گئی اصلاحاتی پالیسیوں، مالی نظم وضبط اور پالیسیوں کے تسلسل نے نہ صرف ملکی سطح پر اعتماد بحال کیا ہے عالمی سطح پر بھی پاکستان کی معیشت کے بارے میں مثبت تاثر ابھر کر سامنے آ رہا ہے۔حالیہ برسوں میں معاشی اشاریوں میں بہتری اس بات کی واضح علامت ہے کہ پاکستان درست سمت میں آگے بڑھ رہا ہے۔

ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کے بڑھتے ہوئے اعتماد نے پاکستان کی معیشت میں نئی جان ڈال دی ہے۔ براہِ راست غیر ملکی سرمایہ کاری، اسٹاک مارکیٹ میں سرگرمی اور مختلف شعبوں میں نئے منصوبوں کا آغاز اس اعتماد کا عملی مظہر ہے۔سرمایہ کار اب پاکستان کو ایک ایسی مارکیٹ کے طور پر دیکھ رہے ہیں جہاں طویل مدتی سرمایہ کاری کے امکانات موجود ہیں اور جہاں اصلاحات کے ذریعے کاروباری ماحول کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔

امریکی جریدے یو ایس اے ٹوڈے نے بھی پاکستان کی معاشی سمت میں آنے والی اس مثبت تبدیلی کا اعتراف کیا ہے۔ جریدے کے مطابق پاکستان نئی بنیادوں پر ترقی کی راہ پر گامزن ہے، جہاں حکومتی اصلاحات اور نجی شعبے میں جدت سرمایہ کاری کے مجموعی منظرنامے کو تبدیل کر رہی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان مضبوط ادارہ جاتی نظم وضبط، بہتر میکرو اکنامک صورتحال اور اہم شعبوں میں مؤثر قیادت کے ساتھ سال 2026 میں داخل ہو رہا ہے، جو سرمایہ کاروں کے لیے ایک حوصلہ افزا پیش رفت ہے۔

یو ایس اے ٹوڈے کے مطابق، مالیاتی نظم و ضبط، مہنگائی میں کمی، زرمبادلہ کے ذخائر میں بہتری اور کرنٹ اکاؤنٹ خسارے پر قابو پانے جیسے عوامل نے پاکستان کی میکرو اکنامک پوزیشن کو مستحکم کیا ہے۔ان اقدامات کے نتیجے میں نہ صرف معاشی غیر یقینی صورتحال میں کمی آئی ہے بلکہ کاروباری طبقے کو مستقبل کی منصوبہ بندی کے لیے بہتر ماحول بھی میسر آیا ہے۔

بینکنگ سیکٹر میں ہونے والی اصلاحات اور ڈیجیٹل رجحان نے پاکستان کے مالیاتی نظام کو جدید خطوط پر استوار کیا ہے۔ ڈیجیٹل بینکنگ، موبائل ایپس، آن لائن ادائیگیوں اور فن ٹیک سلوشنز کے فروغ سے صارفین کو تیز، محفوظ اور آسان سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ یہ تمام اقدامات سرمایہ کاروں کے اعتماد کو مزید مضبوط کر رہے ہیں اور پاکستان کو ایک جدید مالیاتی نظام کی جانب لے جا رہے ہیں۔

ٹیکنالوجی اور آؤٹ سورسنگ کا شعبہ بھی پاکستان کی معیشت میں ایک ابھرتا ہوا ستون بن چکا ہے۔آئی ٹی برآمدات میں اضافہ، سافٹ ویئر ڈویلپمنٹ، فری لانسنگ اور ڈیجیٹل سروسز نے پاکستان کو عالمی سطح پر ایک قابلِ اعتماد ٹیکنالوجی حب کے طور پر متعارف کرایا ہے۔ یو ایس اے ٹو ڈے کے مطابق، پاکستانی نوجوانوں کی بڑی تعداد ٹیکنالوجی کے میدان میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا رہی ہے، جو مستقبل میں مزید معاشی ترقی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

توانائی کے شعبے میں بہتری بھی سرمایہ کاری کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ مستحکم توانائی کی فراہمی نے مینوفیکچرنگ، لاجسٹکس اور برآمداتی خدمات کے شعبوں میں نئے مواقع پیدا کیے ہیں۔ بجلی اور گیس کی دستیابی میں بہتری کے باعث صنعتی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا ہے، جس سے روزگار کے مواقع بھی پیدا ہو رہے ہیں۔

میکرو اکنامک استحکام بہتر ہونے کے بعد بڑے مینوفیکچررز بھی پاکستان کی آٹوموٹو صنعت میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ نئی گاڑیوں کی تیاری، الیکٹرک وہیکلز اور مقامی پرزہ سازی کے منصوبے اس شعبے میں ترقی کی نئی راہیں کھول رہے ہیں۔اس کے نتیجے میں نہ صرف مقامی صنعت کو فروغ مل رہا ہے بلکہ درآمدات پر انحصار کم کرنے میں بھی مدد مل رہی ہے۔

یو ایس اے ٹوڈے کے مطابق، پاکستان کے روایتی اور ابھرتے ہوئے صنعتی شعبے بھی ترقی کی جانب گامزن ہیں۔ ٹیکسٹائل، فرٹیلائزر، پیکجنگ اور ویلیو ایڈڈ فوڈ پروڈکشن جیسے شعبوں میں نمایاں پیش رفت دیکھی جا رہی ہے۔ خاص طور پر ویلیو ایڈڈ مصنوعات پر توجہ نے برآمدات میں اضافے کے امکانات کو روشن کیا ہے، جو ملکی معیشت کے لیے نہایت اہم ہے۔

معدنیات کا شعبہ بھی پاکستان میں تیزی سے ابھر رہا ہے۔تانبہ، سونا، کوئلہ اور دیگر معدنی وسائل میں سرمایہ کاری کے نئے منصوبے ملکی اور غیر ملکی کمپنیوں کو اپنی جانب متوجہ کر رہے ہیں۔ اگر اس شعبے کو جدید ٹیکنالوجی اور شفاف پالیسیوں کے تحت ترقی دی جائے تو یہ پاکستان کے لیے ایک بڑا زرمبادلہ کمانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

ہاؤسنگ اور تعمیرات کا شعبہ بھی معیشت کی بحالی میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ رہائشی منصوبوں، کمرشل پراپرٹیز اور انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ میں سرمایہ کاری سے نہ صرف معیشت کو سہارا مل رہا ہے بلکہ لاکھوں افراد کے لیے روزگار کے مواقع بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ اندرونی و بیرونی سرمایہ کار اس شعبے میں بڑھتی ہوئی دلچسپی لے رہے ہیں۔

سیاحت اور ہوٹلنگ کا شعبہ بھی پاکستان کے لیے ایک بڑا موقع بن کر سامنے آ رہا ہے۔قدرتی حسن، تاریخی مقامات اور ثقافتی تنوع پاکستان کو سیاحتی لحاظ سے ایک منفرد ملک بناتے ہیں۔ بہتر سیکیورٹی صورتحال اور انفراسٹرکچر کی ترقی کے باعث سیاحت میں اضافہ ہو رہا ہے، جس سے مقامی معیشت کو براہِ راست فائدہ پہنچ رہا ہے۔

یو ایس اے ٹوڈے کے مطابق، پاکستان نجی شعبے کے ساتھ مل کر طویل مدتی ترقی کی بنیادیں مضبوط کر رہا ہے۔ نجی شعبہ اب زیادہ مضبوط، ٹیکنالوجی سے لیس اور عالمی تقاضوں سے ہم آہنگ ہوتا جا رہا ہے۔حکومت اور نجی شعبے کے درمیان بڑھتا ہوا تعاون پاکستان کو ایک مستحکم، پائیدار اور ترقی یافتہ معیشت کی جانب لے جانے میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔

مجموعی طور پر، پاکستان کی معیشت میں آنے والی یہ مثبت تبدیلیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ درست پالیسیوں، اصلاحات اور پالیسیوں کے تسلسل کے ذریعے معاشی استحکام حاصل کیا جا سکتا ہے۔ عالمی سطح پر بڑھتا ہوا اعتماد، سرمایہ کاری کے نئے مواقع اور مختلف شعبوں میں ترقی پاکستان کے روشن معاشی مستقبل کی نوید دے رہے ہیں۔

خصوصی رپورٹ

سیکیورٹی اداروں کی بروقت کارروائیاں اور دہشت گردی کے خلاف فیصلہ کن پیشرفت

سندھ کے وزیر داخلہ ضیا الحسن لنجار کے حالیہ بیانات نے ایک بار پھر اس حقیقت کو اجاگر کیا ہے کہ پاکستان بالخصوص کراچی میں دہشت گردی کے خطرات کے باوجود ریاستی ادارے پوری طرح متحرک، مستعد اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں سے لیس ہیں۔ کراچی کے علاقے رئیس گوٹھ میں دہشت گردوں کے نیٹ ورک کے خلاف کی جانے والی کارروائی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ انٹیلی جنس ایجنسیاں، کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ (سی ٹی ڈی) اور دیگر قانون نافذ کرنے والے ادارے نہ صرف خطرات سے باخبر ہیں بلکہ بروقت اور مؤثر اقدامات کے ذریعے بڑے سانحات کو روکنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔

وزیر داخلہ سندھ کے مطابق اس کارروائی کے دوران پہلے ایک دہشت گرد کو گرفتار کیا گیا، جس کی نشاندہی پر مزید دو ساتھیوں کو بھی قانون کی گرفت میں لے لیا گیا۔ اگرچہ دہشت گردوں کا پورا نیٹ ورک تا حال مکمل طور پر بے نقاب نہیں ہو سکا، تاہم ابتدائی کامیابیاں اس امر کی علامت ہیں کہ ریاستی ادارے درست سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ ضیا الحسن لنجار نے واضح کیا کہ جس انداز میں انٹیلی جنس ایجنسیاں، سی ٹی ڈی اور اسپیشل برانچ باہمی ہم آہنگی اور پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ کام کر رہی ہیں، اس سے یہ امید مضبوط ہو چکی ہے کہ بہت جلد اس نیٹ ورک کے تمام کارندوں کو بھی گرفتار کر لیا جائے گا۔

کراچی جیسے بڑے اور گنجان آباد شہر میں دہشت گردی کے خدشات ہمیشہ تشویش کا باعث رہے ہیں۔ وزیر داخلہ سندھ نے اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ تھریٹس موجود ہیں، لیکن ساتھ ہی انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ کراچی پاکستان کا نہایت اہم شہر ہے جو نہ صرف تجارتی اور کاروباری سرگرمیوں کا مرکز ہے بلکہ ملکی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی سمجھی جانے والی بندرگاہوں کا بھی حامل ہے۔ ایسے میں شہر کا تحفظ حکومت سندھ اور وفاقی اداروں کی اولین ترجیح ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کراچی میں سیکیورٹی انتظامات کو مسلسل بہتر بنایا جا رہا ہے اور جدید انٹیلی جنس نظام کے ذریعے خطرات کی پیشگی نشاندہی کی جا رہی ہے۔

وزیر داخلہ سندھ نے یاد دلایا کہ ایئرپورٹ پر چینی شہریوں کے افسوسناک واقعے کے بعد تمام سیکیورٹی اور انٹیلی جنس اداروں کو ہائی الرٹ کر دیا گیا تھا۔ اس واقعے نے نہ صرف ریاستی اداروں کو مزید چوکس کیا بلکہ دہشت گرد عناصر کے خلاف کارروائیوں میں بھی تیزی لائی گئی۔ اسی تسلسل میں کراچی کے ساتھ ساتھ بلوچستان میں بھی سیکیورٹی ادارے، اسپیشل برانچ، سی ٹی ڈی اور انٹیلی جنس بیورو (آئی بی) مشترکہ طور پر دہشت گردوں کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ یہ مشترکہ حکمت عملی اس بات کی عکاس ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کسی ایک ادارے کی نہیں بلکہ پوری ریاست کی اجتماعی جدوجہد ہے۔

ضیا الحسن لنجار کے مطابق دہشت گردی کے خلاف جوائنٹ آپریشنز کے تحت گرفتاریوں اور کارروائیوں کا سلسلہ بلاتعطل جاری ہے۔ انہوں نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ ایئرپورٹ حملے کے بعد سے کراچی میں دہشت گردی کا کوئی بڑا واقعہ پیش نہیں آیا، جو سیکیورٹی اداروں کی مؤثر حکمت عملی اور مسلسل نگرانی کا واضح ثبوت ہے۔ یہ کامیابی اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ کراچی جیسے بڑے شہر میں کسی ایک واقعے کے اثرات نہ صرف مقامی بلکہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر بھی محسوس کیے جاتے ہیں۔

ابتدائی تفتیش کے حوالے سے وزیر داخلہ سندھ نے بتایا کہ گرفتار دہشت گردوں کے سویلین اہداف تھے، تاہم مزید تفتیش اور انٹروگیشن کے بعد ہی یہ بات حتمی طور پر واضح ہو سکے گی کہ کن علاقوں یا مقامات کو نشانہ بنانے کا منصوبہ تھا۔ اس بیان سے اندازہ ہوتا ہے کہ دہشت گردوں کے عزائم کتنے خطرناک ہو سکتے تھے، اور اگر بروقت کارروائی نہ کی جاتی تو شہر ایک بڑے سانحے سے دوچار ہو سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ضیا الحسن لنجار نے کہا کہ ان دہشت گردوں کی بروقت گرفتاری سے کراچی ایک بڑی ممکنہ تباہی سے بچ گیا۔

یہ حقیقت بھی قابل ذکر ہے کہ جدید دور میں دہشت گردی کی نوعیت تبدیل ہو چکی ہے۔ اب دہشت گرد نیٹ ورکس خفیہ طور پر منظم ہوتے ہیں، ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہیں اور سویلین آبادی کو نشانہ بنا کر خوف و ہراس پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے میں انٹیلی جنس ایجنسیاں اور سی ٹی ڈی کا کردار مزید اہم ہو جاتا ہے۔ وزیر داخلہ سندھ کے بیانات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ریاستی ادارے نہ صرف جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہیں بلکہ زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے حکمت عملی ترتیب دے رہے ہیں۔

ضیا الحسن لنجار نے انٹیلی جنس ایجنسیوں، سی ٹی ڈی اور اسپیشل برانچ کی مسلسل جدوجہد، پیشہ ورانہ صلاحیتوں اور فرض شناسی کو سراہتے ہوئے انہیں زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ یہ ادارے شہر، صوبے اور عوام کے تحفظ کے لیے آئندہ بھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ یہ اعتراف دراصل ان اہلکاروں کی حوصلہ افزائی بھی ہے جو دن رات خاموشی کے ساتھ عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لیے اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔

کراچی میں امن و امان کی صورتحال کا بہتر ہونا صرف سیکیورٹی اداروں کی کامیابی نہیں بلکہ یہ معاشی استحکام، سرمایہ کاری کے فروغ اور عوامی اعتماد کی بحالی کے لیے بھی ناگزیر ہے۔ ایک محفوظ کراچی نہ صرف پاکستان کی معیشت کو مضبوط کرتا ہے بلکہ عالمی سطح پر بھی ملک کے مثبت تشخص کو اجاگر کرتا ہے۔ اسی لیے وزیر داخلہ سندھ کے بیانات میں یہ پیغام واضح طور پر جھلکتا ہے کہ حکومت اور سیکیورٹی ادارے دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ رئیس گوٹھ میں ہونے والی کارروائی اور اس کے نتیجے میں ہونے والی گرفتاریاں ایک بڑے اور منظم دہشت گرد نیٹ ورک کے خاتمے کی جانب اہم قدم ہیں۔ اگرچہ خطرات مکمل طور پر ختم نہیں ہوئے، لیکن جس انداز میں ریاستی ادارے باہمی تعاون، انٹیلی جنس شیئرنگ اور پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ کام کر رہے ہیں، اس سے یہ امید مضبوط ہوتی جا رہی ہے کہ کراچی سمیت پورا ملک دہشت گردی کے ناسور سے بتدریج نجات حاصل کر لے گا۔ عوام کے لیے یہ ایک اطمینان بخش پیغام ہے کہ ان کی سلامتی ریاست کی اولین ترجیح ہے اور اس مقصد کے لیے ہر ممکن قدم اٹھایا جا رہا ہے۔

کلین انرجی میں پنجاب کی تاریخی پیش رفت

بائیو گیس اور ویسٹ ٹو انرجی سے گرین اکانومی کی مضبوط بنیاد

نمائندہ خصوصی

پنجاب نے کلین انرجی کے میدان میں ایک ایسی تاریخی پیش رفت کر لی ہے جس نے نہ صرف پاکستان کے دیگر صوبوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے بلکہ خطے میں گرین انرجی اکانومی کی جانب ایک واضح سمت کا تعین بھی کر دیا ہے۔ بائیو گیس اور ویسٹ ٹو انرجی جیسے جدید اور ماحول دوست منصوبوں کے ذریعے پنجاب خود کفالت، زرِ مبادلہ کی بچت، ماحولیاتی تحفظ اور کسان دوست پالیسیوں کی عملی مثال بن کر ابھرا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی قیادت میں شروع ہونے والے یہ منصوبے توانائی، زراعت اور ماحولیات تینوں شعبوں میں بیک وقت انقلاب لانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

دنیا اس وقت موسمیاتی تبدیلی کے سنگین چیلنج کا سامنا کر رہی ہے۔ کاربن اخراج میں کمی، فوسل فیول پر انحصار کا خاتمہ اور قابلِ تجدید توانائی کی طرف منتقلی اب محض ایک انتخاب نہیں بلکہ ناگزیر ضرورت بن چکی ہے۔ ایسے میں پنجاب میں بائیو گیس اور ویسٹ ٹو انرجی منصوبوں کا آغاز ایک بروقت اور دور اندیش فیصلہ ہے جو آنے والی نسلوں کے لیے ایک محفوظ، صاف اور پائیدار مستقبل کی ضمانت بن سکتا ہے۔

پنجاب میں بائیو گیس پلانٹس: عملی آغاز

وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے پنجاب میں 6 بائیو گیس پلانٹس کی منظوری دے کر کلین انرجی کے عملی آغاز کی بنیاد رکھ دی ہے۔ ان میں سے 4 پلانٹس لاہور جبکہ 2 فیصل آباد میں قائم کیے جائیں گے۔ یہ منصوبے نہ صرف شہری بلکہ دیہی سطح پر بھی توانائی کے مسائل کے حل میں اہم کردار ادا کریں گے۔ بائیو گیس پلانٹس کے ذریعے گھریلو استعمال کے لیے سستی اور صاف گیس میسر آئے گی، جس سے ایل پی جی اور قدرتی گیس پر انحصار کم ہوگا۔

یہ بائیو گیس پلانٹس جانوروں کے فضلے، زرعی باقیات اور نامیاتی کچرے کو توانائی میں تبدیل کریں گے، جس سے ایک طرف فضلہ ٹھکانے لگانے کا مسئلہ حل ہوگا اور دوسری طرف قابلِ استعمال توانائی حاصل کی جا سکے گی۔ اس عمل کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بائیو فرٹیلائزر فصلوں کے لیے قدرتی اور ماحول دوست کھاد کے طور پر استعمال ہوگا، جو کیمیائی کھادوں کے متبادل کے طور پر کسانوں کے اخراجات کم کرے گا۔

کسانوں اور ماحول کے لیے دوہرا انقلاب

پنجاب میں بائیو گیس منصوبے کسانوں اور ماحول دونوں کے لیے دوہرا انقلاب ثابت ہوں گے۔ ایک طرف کسانوں کو سستی توانائی اور بائیو فرٹیلائزر میسر آئے گا، تو دوسری طرف زمین کی زرخیزی میں اضافہ اور مٹی کی صحت بہتر ہوگی۔ کیمیائی کھادوں کے بے جا استعمال سے پیدا ہونے والے ماحولیاتی اور صحت کے مسائل میں کمی آئے گی، جبکہ زرعی پیداوار میں پائیدار اضافہ ممکن ہو سکے گا۔

یہ منصوبے دیہی معیشت کو مضبوط بنانے میں بھی اہم کردار ادا کریں گے۔ سمال بائیو گیس پلانٹس کے ذریعے دیہات میں توانائی کی خود کفالت بڑھے گی، روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے اور دیہی علاقوں میں معیارِ زندگی بہتر ہوگا۔ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف کی جانب سے سمال بائیو گیس پلانٹس کے قابلِ عمل منصوبے طلب کرنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حکومت پنجاب کلین انرجی کو صرف بڑے شہروں تک محدود نہیں رکھنا چاہتی بلکہ اس کے فوائد ہر گاؤں اور ہر کسان تک پہنچانا چاہتی ہے۔

ویسٹ ٹو انرجی: کچرے سے طاقت

پنجاب میں ویسٹ ٹو انرجی منصوبہ ایک اور گیم چینجر ثابت ہو سکتا ہے۔ شہروں میں بڑھتے ہوئے کچرے کے ڈھیر نہ صرف ماحولیاتی آلودگی کا باعث بنتے ہیں بلکہ صحتِ عامہ کے لیے بھی خطرہ ہیں۔ ویسٹ ٹو انرجی منصوبے کے ذریعے اسی کچرے کو بجلی میں تبدیل کر کے ایک بڑا مسئلہ ایک بڑے حل میں بدلا جا رہا ہے۔

لاہور میں ویسٹ ٹو انرجی پراجیکٹ شروع کرنے کا فیصلہ ایک تاریخی قدم ہے۔ اس منصوبے کے ذریعے پیدا ہونے والی سستی بجلی الیکٹرک بسوں اور میٹرو بس سروس کو فراہم کی جائے گی، جس سے پبلک ٹرانسپورٹ مزید ماحول دوست اور کم خرچ ہو جائے گی۔ اس طرح نہ صرف ایندھن کی لاگت میں کمی آئے گی بلکہ فضائی آلودگی اور کاربن اخراج میں بھی نمایاں کمی ممکن ہوگی۔

وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے ویسٹ ٹو انرجی پراجیکٹ کی جلد تکمیل کی ہدایت دے کر اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ پنجاب میں گرین ٹرانسپورٹ اور صاف توانائی کے منصوبے تاخیر کا شکار نہیں ہوں گے۔ یہ فیصلہ شہری زندگی کے معیار کو بہتر بنانے اور ماحول دوست شہروں کے قیام کی جانب ایک مضبوط قدم ہے۔

ملٹی پل فیول بائیو ریفائنری اور فیزیبلٹی سٹڈی

پنجاب حکومت نے ملٹی پل فیول بائیو ریفائنری کے لیے فیزیبلٹی سٹڈی کی منظوری دے کر کلین انرجی کے شعبے میں مزید وسعت کا عندیہ دے دیا ہے۔ بائیو ریفائنری کے ذریعے مختلف نامیاتی ذرائع سے ایندھن اور دیگر قیمتی مصنوعات حاصل کی جا سکیں گی، جو نہ صرف توانائی کے شعبے میں خود کفالت کو فروغ دیں گی بلکہ زرِ مبادلہ کی بچت کا بھی باعث بنیں گی۔

یہ منصوبے پاکستان کو درآمدی ایندھن پر انحصار سے نکال کر مقامی وسائل کے مؤثر استعمال کی طرف لے جا سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گرین انڈسٹریز کے فروغ سے سرمایہ کاری بڑھے گی اور پنجاب میں گرین اکانومی کی مضبوط بنیاد رکھی جا سکے گی۔

مثالی گاؤں پروگرام اور پائلٹ پراجیکٹس

مثالی گاؤں پروگرام میں بائیو گیس پلانٹس کے تین پائلٹ پراجیکٹس کی شمولیت اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ پنجاب حکومت دیہی ترقی کو کلین انرجی سے جوڑ کر ایک ہمہ گیر ماڈل متعارف کرا رہی ہے۔ یہ پائلٹ پراجیکٹس مستقبل میں پورے صوبے کے لیے ایک رول ماڈل ثابت ہو سکتے ہیں، جہاں گاؤں توانائی، صفائی اور زراعت کے حوالے سے خود کفیل ہوں گے۔

ان منصوبوں کے ذریعے نہ صرف دیہی آبادی کو سستی توانائی میسر آئے گی بلکہ خواتین اور بچوں کی زندگی بھی آسان ہوگی، کیونکہ ایندھن کے حصول کے لیے وقت اور محنت کم ہوگی۔ اس طرح سماجی ترقی کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی تحفظ بھی یقینی بنایا جا سکے گا۔

پنجاب کا کلین انرجی وژن: مستقبل کی سمت

وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف کی زیرِ صدارت ہونے والا اہم اجلاس، جس میں پنجاب کے کلین انرجی مستقبل پر تاریخی بریفنگ دی گئی، اس بات کا واضح اشارہ ہے کہ حکومت پنجاب توانائی کے شعبے میں قلیل مدتی نہیں بلکہ طویل مدتی اور پائیدار منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ بائیو گیس، ویسٹ ٹو انرجی، بائیو ریفائنری اور سمال اسکیل منصوبے — یہ سب مل کر ایک جامع گرین انرجی فریم ورک تشکیل دے رہے ہیں۔

یہ اقدامات نہ صرف موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے میں مددگار ثابت ہوں گے بلکہ پاکستان کے عالمی ماحولیاتی وعدوں کی تکمیل میں بھی اہم کردار ادا کریں گے۔ پنجاب کا یہ ماڈل دیگر صوبوں اور حتیٰ کہ خطے کے دیگر ممالک کے لیے بھی ایک مثال بن سکتا ہے۔

کلین انرجی کے میدان میں پنجاب کی یہ پیش رفت محض چند منصوبوں کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک نئے سوچ، نئے وژن اور نئے مستقبل کی عکاس ہے۔ بائیو گیس اور ویسٹ ٹو انرجی کے ذریعے توانائی کی خود کفالت، کسانوں کی فلاح، ماحول کا تحفظ اور گرین اکانومی کی تشکیل — یہ سب مل کر پنجاب کو ترقی کے ایک نئے دور میں داخل کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف کی قیادت میں پنجاب واقعی کلین انرجی کی دوڑ میں سب کو پیچھے چھوڑتا ہوا نظر آ رہا ہے، اور یہ سفر آنے والے برسوں میں پاکستان کی مجموعی ترقی کے لیے ایک مضبوط بنیاد ثابت ہو سکتا ہے۔

وزیر اعظم اور فیلڈ مارشل کی قیادت اور وژن نے ملک کا دفاع ناقابلِ تسخیر بنا دیا، سردار یعقوب خان ناصر

خصوصی رپورٹ

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے مرکزی نائب صدر اور رکن قومی اسمبلی سردار یعقوب خان ناصر نے تمور میزائل کے کامیاب تجربے اور چین سے زیڈ ایم-10 جدید ہیلی کاپٹرز کی خریداری کا بھرپور خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان اہم دفاعی پیش رفتوں سے پاکستان کا دفاع مزید مضبوط اور ناقابلِ تسخیر ہوگیا ہے۔ انہوں نے اس کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ مضبوط دفاع ہی قومی سلامتی، خودمختاری اور ترقی کی ضمانت ہوتا ہے۔

سردار یعقوب خان ناصر نے کہا کہ کسی بھی ملک کی بقا اور استحکام کا دارومدار اس کی دفاعی قوت پر ہوتا ہے۔ جو قومیں اپنے دفاع کو نظرانداز کرتی ہیں وہ اندرونی اور بیرونی خطرات کا آسان شکار بن جاتی ہیں، لیکن موجودہ حکومت نے اس حقیقت کو بخوبی سمجھتے ہوئے دفاعی صلاحیتوں کو جدید خطوط پر استوار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم شہباز شریف اور فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی دور اندیش قیادت اور واضح وژن کی بدولت پاکستان کا دفاعی نظام نہ صرف مستحکم ہوا ہے بلکہ دشمن کے لیے ناقابلِ تسخیر بن چکا ہے۔

رکن قومی اسمبلی نے کہا کہ آج پاکستان اسلامی دنیا کا پہلا ایٹمی ملک ہونے کے ساتھ ساتھ سات لاکھ سے زائد منظم، پیشہ ور اور تربیت یافتہ فوج کا حامل ہے، جو اسے دنیا کے طاقتور ممالک کی صف میں لا کھڑا کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی افواج نے ہمیشہ اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں، قربانیوں اور نظم و ضبط سے دنیا بھر میں اپنی پہچان بنائی ہے اور حالیہ دفاعی کامیابیاں اسی تسلسل کا حصہ ہیں۔

سردار یعقوب ناصر نے کہا کہ دفاعی میدان میں ہونے والی یہ پیش رفت نہ صرف دشمن عناصر کے لیے واضح پیغام ہے بلکہ پاکستانی عوام کے اعتماد میں اضافے کا باعث بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کی بھرپور حمایت حکومت کو حاصل ہے، جو کسی بھی حکومت کی اصل طاقت ہوتی ہے۔ یہی عوامی اعتماد حکومت کو بڑے فیصلے کرنے اور مشکل چیلنجز کا سامنا کرنے کا حوصلہ دیتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت صرف دفاع ہی نہیں بلکہ معیشت کی بحالی اور استحکام پر بھی یکساں توجہ دے رہی ہے۔ ملک کی معیشت بہتری کی جانب گامزن ہے، جس کے مثبت اثرات آہستہ آہستہ عوام تک پہنچ رہے ہیں۔ معاشی استحکام ہی امن، ترقی اور خوشحالی کی بنیاد بنتا ہے، اور حکومت اسی سمت میں عملی اقدامات کر رہی ہے۔

سردار یعقوب خان ناصر نے دہشت گردی کے مسئلے پر بات کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف ایک طویل اور کٹھن جنگ لڑی ہے۔ اس جنگ میں سیکیورٹی فورسز، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور عوام نے بے مثال قربانیاں دی ہیں۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ دہشت گردی کا خاتمہ عنقریب ممکن ہوگا کیونکہ ریاست پوری قوت اور حکمت عملی کے ساتھ اس ناسور کے خلاف برسرِ پیکار ہے۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان نے ماضی میں بھی کئی بڑے چیلنجز کا سامنا کیا اور ہر بار سرخرو ہو کر نکلا۔ آج بھی قوم متحد ہے اور ریاستی ادارے ایک صفحے پر ہیں، جو دشمن قوتوں کے عزائم کو ناکام بنانے کے لیے کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امن کے بغیر ترقی ممکن نہیں اور ترقی کے بغیر عوامی خوشحالی کا خواب ادھورا رہتا ہے۔

سردار یعقوب ناصر نے حکومت کے ترقیاتی وژن پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ''اڑان پاکستان'' پروگرام کے تحت عوام کی ترقی اور خوشحالی کا خواب موجودہ آئینی مدت میں ہی عبور کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ پروگرام نوجوانوں کو روزگار، معیشت کو استحکام اور ملک کو خودکفیل بنانے کی بنیاد فراہم کرے گا۔

انہوں نے گوادر کی ترقی کو حکومت کا اہم مشن قرار دیتے ہوئے کہا کہ گوادر نہ صرف بلوچستان بلکہ پورے پاکستان کے لیے معاشی ترقی کا دروازہ ہے۔ گوادر کو ایشیا کا گیٹ وے بنانے کے لیے عملی اقدامات جاری ہیں، جس سے نہ صرف خطے بلکہ عالمی تجارت میں پاکستان کا کردار مزید مضبوط ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ گوادر کی ترقی سے بلوچستان میں روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے اور پسماندگی کا خاتمہ ممکن ہوگا۔

رکن قومی اسمبلی نے جمہوری اقدار پر بات کرتے ہوئے کہا کہ حکومت جمہوری طور پر پرامن احتجاج کے حق پر مکمل یقین رکھتی ہے۔ ہر جماعت اور ہر فرد کو آئینی دائرے میں رہتے ہوئے احتجاج کا حق حاصل ہے، لیکن کسی کو بھی فساد، توڑ پھوڑ اور نفرت پھیلانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ قانون ہاتھ میں لینے والوں سے آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے گا کیونکہ ریاست کی رٹ پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔

سردار یعقوب خان ناصر نے بلوچستان کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ صوبے میں گرینڈ الائنس کے تمام جائز مطالبات کو سنجیدگی سے حل کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے خاص طور پر سرکاری ملازمین کے مسائل کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ سرکاری ملازمین ریاست کا پہیہ چلاتے ہیں اور موجودہ مہنگائی کے دور میں وہ شدید مشکلات کا شکار ہیں۔

انہوں نے مطالبہ کیا کہ سپیشل ڈی آر اے سمیت تمام جائز مراعات فوری طور پر دی جائیں تاکہ ملازمین کو ریلیف مل سکے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ بلوچستان سے اپیل کی کہ وہ اس مسئلے پر خصوصی توجہ دیں، ملازمین کے احتجاج کا نوٹس لیں اور ان کے مطالبات کا منصفانہ جائزہ لے کر فوری اقدامات کریں۔

آخر میں سردار یعقوب خان ناصر نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) عوامی خدمت پر یقین رکھتی ہے اور ملک کو درپیش مسائل کا حل صرف سنجیدہ، دور اندیش اور ذمہ دار قیادت کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ قیادت کی رہنمائی میں پاکستان ترقی، استحکام اور خوشحالی کی راہ پر گامزن ہے اور ان شاء اللہ مستقبل روشن ہوگا۔

گلگت بلتستان قدرتی معدنی وسائل سے مالا مال خطہ

نمائندہ خصوصی

گلگت بلتستان قدرتی معدنی وسائل سے مالا مال خطہ ہے، تاہم جامع جیالوجیکل سروے اور سائنسی بنیادوں پر تیار کردہ میپس کی عدم موجودگی کے باعث ان قیمتی ذخائر تک مؤثر رسائی ممکن نہیں ہوسکی۔ ان خیالات کا اظہار نگران وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان جسٹس (ر) یار محمد نے محکمہ معدنیات، انڈسٹریز اور کامرس کی جانب سے دی گئی بریفنگ کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کیا۔

نگران وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گلگت بلتستان میں سونا، تانبا، قیمتی پتھر، کوئلہ اور دیگر معدنی وسائل کی بے پناہ استعداد موجود ہے، مگر بدقسمتی سے ان وسائل کی درست نشاندہی اور سائنسی انداز میں تخمینے کے لیے جامع جیالوجیکل ڈیٹا دستیاب نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک یہاں معدنی شعبہ اپنی اصل صلاحیت کے مطابق ترقی نہیں کرسکا۔

انہوں نے واضح کیا کہ موجودہ دور میں بین الاقوامی سرمایہ کار کسی بھی خطے میں سرمایہ کاری سے قبل سائنسی سروے، مستند ڈیٹا اور شفاف پالیسی فریم ورک کو بنیادی شرط سمجھتے ہیں۔ جب تک گلگت بلتستان میں جدید تقاضوں کے مطابق جیالوجیکل سروے مکمل نہیں کیا جاتا، اس وقت تک عالمی سرمایہ کار یہاں معدنی شعبے میں سرمایہ کاری سے گریز کرتے رہیں گے۔

جسٹس (ر) یار محمد نے کہا کہ حکومت گلگت بلتستان کی نئی مائننگ پالیسی ایک مثبت پیش رفت ہے، جس کے تحت مائننگ لائسنس کے حصول کے عمل کو آن لائن کر دیا گیا ہے۔ اس اقدام سے نہ صرف شفافیت میں اضافہ ہوگا بلکہ سرمایہ کاروں کو غیر ضروری دفتری پیچیدگیوں سے بھی نجات ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ ڈیجیٹل نظام کے نفاذ سے کرپشن کے امکانات کم ہوں گے اور میرٹ کی بنیاد پر لائسنس جاری کیے جاسکیں گے۔

نگران وزیر اعلیٰ نے اس امر پر بھی زور دیا کہ معدنی وسائل کے حصول کے دوران مقامی کمیونٹی کے حقوق کا مکمل تحفظ ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مقامی آبادی کو اعتماد میں نہ لیا گیا اور انہیں ترقی کے عمل میں شراکت دار نہ بنایا گیا تو کسی بھی منصوبے کی کامیابی ممکن نہیں۔ مقامی کمیونٹی کو روزگار، رائلٹی اور سماجی ترقی کے فوائد فراہم کیے جائیں تاکہ وہ دلجمعی کے ساتھ تعاون کریں۔

انہوں نے محکمہ معدنیات کو ہدایت کی کہ مقامی افراد کو فنی تربیت فراہم کرنے کے منصوبے ترتیب دیے جائیں تاکہ وہ جدید مائننگ ٹیکنالوجی سے واقف ہوسکیں اور بیرونی افرادی قوت پر انحصار کم کیا جاسکے۔ اس اقدام سے نہ صرف بے روزگاری میں کمی آئے گی بلکہ مقامی معیشت بھی مستحکم ہوگی۔

نگران وزیر اعلیٰ نے چائلڈ لیبر اور جبری مشقت کے حوالے سے حکومت کی پالیسی پر من و عن عملدرآمد کو بھی ناگزیر قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ معدنی شعبے سمیت تمام صنعتی سرگرمیوں میں بچوں سے مشقت کا خاتمہ یقینی بنایا جائے تاکہ نوجوان نسل کو تعلیم حاصل کرنے کے بہتر مواقع میسر آئیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ترقی کا وہ ماڈل قابل قبول نہیں جس میں بچوں کا مستقبل داؤ پر لگایا جائے۔

جسٹس (ر) یار محمد نے کہا کہ گلگت بلتستان میں صنعتی ترقی کے لیے انڈسٹریل زونز اور اسپیشل اکنامک زونز کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نجی شعبے کو بنیادی سہولیات فراہم کرے اور سازگار ماحول پیدا کرے تو سرمایہ کار بڑی تعداد میں گلگت بلتستان کا رخ کر سکتے ہیں۔ اس سے نہ صرف صنعتی سرگرمیوں میں اضافہ ہوگا بلکہ روزگار کے ہزاروں نئے مواقع بھی پیدا ہوں گے۔

انہوں نے مزید کہا کہ پرائیویٹ سیکٹر کے فروغ سے گلگت بلتستان میں تعمیر و ترقی کی نئی راہیں کھلیں گی اور یہ خطہ قومی معیشت میں زیادہ مؤثر کردار ادا کر سکے گا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حکومت کا کردار سہولت کار کا ہونا چاہیے، تاکہ سرمایہ کار بلاخوف وخطر یہاں کاروباری سرگرمیاں انجام دے سکیں۔

نگران وزیر اعلیٰ نے وزیر اعظم پاکستان کی جانب سے پاک چین بارڈر پر ٹیکس میں دی گئی چھوٹ کو گلگت بلتستان کے عوام کے لیے ایک بڑا ریلیف قرار دیا۔ انہوں نے محکمہ معدنیات، انڈسٹریز اور کامرس کو ہدایت کی کہ اس ٹیکس چھوٹ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لیے فوری اور مؤثر اقدامات کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سہولت کے ذریعے سرحدی تجارت کو فروغ ملے گا، جس سے مقامی معیشت مضبوط ہوگی اور کاروباری سرگرمیوں میں تیزی آئے گی۔

آخر میں نگران وزیر اعلیٰ جسٹس (ر) یار محمد نے اس عزم کا اظہار کیا کہ نگران حکومت اپنے محدود دور میں ایسے ٹھوس اقدامات کرے گی جو آنے والی حکومتوں کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کریں۔ انہوں نے کہا کہ شفاف پالیسی، سائنسی منصوبہ بندی اور مقامی عوام کی شمولیت کے ذریعے گلگت بلتستان کو معدنی، صنعتی اور معاشی ترقی کی نئی راہ پر گامزن کیا جاسکتا ہے۔

> گلگت بلتستان میں سونا، تانبا، قیمتی پتھر، کوئلہ اور دیگر معدنی وسائل کی بے پناہ استعداد موجود ہے، مگر بدقسمتی سے ان وسائل کی درست نشاندہی اور سائنسی انداز میں تخمینے کے لیے جامع جیالوجیکل ڈیٹا دستیاب نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک یہاں معدنی شعبہ اپنی اصل صلاحیت کے مطابق ترقی نہیں کرسکا۔ موجودہ دور میں بین الاقوامی سرمایہ کار کسی بھی خطے میں سرمایہ کاری سے قبل سائنسی سروے، مستند ڈیٹا اور شفاف پالیسی فریم ورک کو بنیادی شرط سمجھتے ہیں۔ جب تک گلگت بلتستان میں جدید تقاضوں کے مطابق جیالوجیکل سروے مکمل نہیں کیا جاتا، اس وقت تک عالمی سرمایہ کار یہاں معدنی شعبے میں سرمایہ کاری سے گریز کرتے رہیں گے۔ پرائیویٹ سیکٹر کے فروغ سے گلگت بلتستان میں تعمیر و ترقی کی نئی راہیں کھلیں گی اور یہ خطہ قومی معیشت میں زیادہ مؤثر کردار ادا کر سکے گا۔ نگران وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان جسٹس (ر) یار محمد

خیبر پختونخوا: بلدیاتی نمائندوں کا صوبائی اسمبلی کے سامنے تاریخی دھرنا

ترقیاتی فنڈز کی عدم ادائیگی اور اختیارات کی منتقلی نہ ہونے کے خلاف بھرپور احتجاج

خصوصی رپورٹ

خیبر پختونخوا میں بلدیاتی نظام کو درپیش سنگین مسائل کے خلاف آج صوبے بھر کے بلدیاتی نمائندوں نے پشاور میں صوبائی اسمبلی کے سامنے ایک بھرپور اور تاریخی احتجاجی دھرنا دیا۔ اس دھرنے میں تمام اضلاع سے بلدیاتی نمائندے، ناظمین، چیئرمین، وائس چیئرمین اور کونسلرز کی بڑی تعداد نے شرکت کی، جس سے یہ واضح ہوگیا کہ صوبے میں مقامی حکومتوں کو درپیش بحران اب ایک اجتماعی اور ناقابلِ نظرانداز مسئلہ بن چکا ہے۔

یہ دھرنا ترقیاتی فنڈز کی مسلسل عدم فراہمی اور آئینی و قانونی اختیارات کی منتقلی نہ ہونے کے خلاف دیا گیا، جسے بلدیاتی نمائندوں نے صوبائی حکومت کی جانب سے مقامی حکومتوں کے ساتھ کھلی ناانصافی اور امتیازی سلوک قرار دیا۔

چار سال گزر گئے، ایک روپیہ بھی جاری نہ ہوا

احتجاجی دھرنے سے خطاب کرتے ہوئے بلدیاتی نمائندوں نے بتایا کہ صوبے میں بلدیاتی انتخابات کو چار سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے، مگر اس تمام مدت کے دوران صوبائی حکومت نے بلدیاتی اداروں کو ترقیاتی مد میں ایک روپیہ بھی جاری نہیں کیا۔ اس سنگین غفلت کے باعث گلی محلوں کی سطح پر ترقیاتی سرگرمیاں مکمل طور پر معطل ہو چکی ہیں اور عوام بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔

نمائندوں کا کہنا تھا کہ بلدیاتی ادارے عوام کے سب سے قریب ہوتے ہیں اور روزمرہ مسائل کے فوری حل کی ذمہ داری انہی اداروں پر عائد ہوتی ہے، مگر جب انہیں مالی وسائل اور انتظامی اختیارات ہی نہ دیے جائیں تو وہ محض نمائشی ادارے بن کر رہ جاتے ہیں۔

بنیادی سہولیات کی فراہمی متاثر

دھرنے کے شرکاء نے اس امر پر شدید تشویش کا اظہار کیا کہ فنڈز کی عدم دستیابی کے باعث صفائی ستھرائی کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے، سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، پینے کے صاف پانی کی قلت بڑھتی جا رہی ہے اور نکاسی آب کے نظام کی خرابی نے شہریوں کی زندگی اجیرن بنا دی ہے۔

بلدیاتی نمائندوں نے کہا کہ یہ تمام شعبے براہِ راست مقامی حکومتوں کی ذمہ داری ہیں، لیکن صوبائی حکومت کی جانب سے وسائل روک کر دراصل عوام کو اجتماعی سزا دی جا رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ شہریوں کی جانب سے شکایات آتی ہیں، مگر وسائل نہ ہونے کے باعث مسائل حل کرنا ممکن نہیں رہا۔

اختیارات کی عدم منتقلی: بلدیاتی نظام کو مفلوج کرنے کی کوشش

احتجاجی دھرنے میں یہ نکتہ بھی نمایاں رہا کہ صوبائی حکومت نے نہ صرف مالی وسائل روکے بلکہ بلدیاتی اداروں کو ان کے قانونی اختیارات بھی منتقل نہیں کیے۔ نمائندوں کے مطابق محکمے اب بھی صوبائی بیوروکریسی کے کنٹرول میں ہیں، جس سے مقامی حکومتوں کا کردار محض رسمی ہو کر رہ گیا ہے۔

مقررین نے کہا کہ بلدیاتی نظام جمہوریت کی نرسری ہوتا ہے، مگر اختیارات کے بغیر یہ نظام بے معنی بن جاتا ہے۔ اگر فیصلے پشاور میں بیٹھ کر کیے جائیں گے تو دور دراز علاقوں کے عوامی مسائل کیسے حل ہوں گے؟

آئین اور قانون کی کھلی خلاف ورزی

بلدیاتی نمائندوں نے دھرنے کے دوران مؤقف اختیار کیا کہ آئینِ پاکستان اور صوبائی بلدیاتی قوانین مقامی حکومتوں کو بااختیار بنانے کی ضمانت دیتے ہیں، مگر خیبر پختونخوا میں ان قوانین پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ ان کے مطابق فنڈز اور اختیارات نہ دینا نہ صرف سیاسی بدنیتی کو ظاہر کرتا ہے بلکہ آئینی تقاضوں کی بھی کھلی خلاف ورزی ہے۔

انہوں نے مطالبہ کیا کہ صوبائی حکومت فوری طور پر بلدیاتی اداروں کو ان کے جائز حقوق دے اور اختیارات کی منتقلی کا واضح شیڈول جاری کرے۔

احتجاجی تحریک کو مزید سخت کرنے کا اعلان

بلدیاتی نمائندوں نے دھرنے کے دوران واضح کیا کہ یہ احتجاج محض ایک دن کا نہیں بلکہ ایک منظم تحریک کا آغاز ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر صوبائی حکومت نے ان کے مطالبات پر فوری اور سنجیدہ اقدامات نہ کیے تو احتجاجی دائرہ کار کو مزید وسیع کیا جائے گا، جس میں لانگ مارچ، شٹر ڈاؤن اور صوبہ گیر احتجاج شامل ہو سکتا ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ وہ کسی سیاسی جماعت کے خلاف نہیں بلکہ عوام کے حق میں کھڑے ہیں، اور اگر عوامی حقوق کے لیے سڑکوں پر آنا پڑا تو وہ اس سے گریز نہیں کریں گے۔

صوبائی حکومت پر دباؤ میں اضافہ

سیاسی مبصرین کے مطابق بلدیاتی نمائندوں کا یہ دھرنا صوبائی حکومت کے لیے ایک بڑا امتحان ہے۔ مقامی حکومتوں کو نظرانداز کرنے کی پالیسی نہ صرف عوامی ناراضی کو جنم دے رہی ہے بلکہ جمہوری تسلسل کے لیے بھی خطرہ بن سکتی ہے۔

تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اگر صوبائی حکومت نے بلدیاتی نمائندوں کے مطالبات کو سنجیدگی سے نہ لیا تو یہ مسئلہ محض بلدیاتی سطح تک محدود نہیں رہے گا بلکہ صوبائی سیاست پر بھی اس کے گہرے اثرات مرتب ہوں گے۔

عوامی مسائل کا فوری حل ناگزیر

احتجاجی دھرنے کے اختتام پر بلدیاتی نمائندوں نے ایک بار پھر اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ عوامی مسائل کے حل تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ فنڈز اور اختیارات کی فراہمی صرف بلدیاتی نمائندوں کا نہیں بلکہ صوبے کے کروڑوں عوام کا مطالبہ ہے۔

ان کا کہنا تھا کہ مضبوط بلدیاتی نظام کے بغیر ترقی، شفافیت اور عوامی خوشحالی کا خواب کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ صوبائی حکومت عملی اقدامات کرے، ورنہ یہ احتجاجی تحریک تاریخ کا رخ بدلنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

تحقیق اور لائبریری سائنس کے فروغ کا عملی مظاہرہ

آئی سی بی ایس جامعہ کراچی میں خصوصی لیکچر اور کتاب کی رونمائی

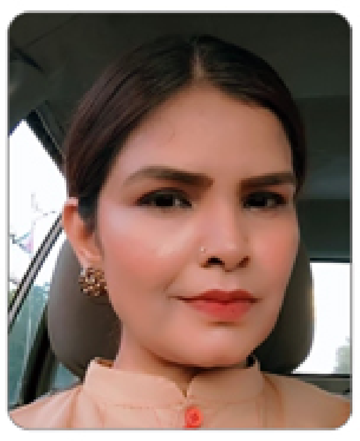

رپورٹ: ربیعہ علی فریدی

انٹرنیشنل سینٹر فار کیمیکل اینڈ بائیولوجیکل سائنسز، جامعہ کراچی ہمیشہ سے تحقیق کے فروغ اور محققین کی رہنمائی میں کلیدی کردار ادا کرتا رہا ہے۔ اسی تسلسل میں، ایک تحقیقی ادارے کے طور پر، مرکز کے زیرِ اہتمام ایک خصوصی لیکچر منعقد کیا گیا جس میں تحقیق کی اہمیت اور اس کے فروغ پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ لیکچر میں ایک تحقیقی مضمون کے ابتدائی خیال سے لے کر اس کی اشاعت تک کے تمام مراحل پر بین الاقوامی معیارات کی روشنی میں بحث کی گئی، جبکہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کی تحقیق کے فروغ سے متعلق موجودہ پالیسیوں سے بھی شرکاء کو آگاہ کیا گیا۔ یہ مکمل سیشن SIREN نیٹ ورک کے ذریعے آن لائن بھی نشر ہوتا رہا۔

لیکچر کے ساتھ ہی محققین کی حوصلہ افزائی کے تناظر میں، ڈاکٹر لیاقت علی راؤ، انفارمیشن

ٹیکنالوجی آفیسر، سنٹرل لائبریری، مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، جامشورو کی تصنیف کردہ کتاب "کوہا: امپاورنگ لائبریریز ود اوپن سورس سافٹ ویئر" کی تقریبِ رونمائی بھی لطیف ابراہیم جمال آڈیٹوریم، انٹرنیشنل سینٹر فار کیمیکل اینڈ بائیولوجیکل سائنسز، جامعہ کراچی میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کا اہتمام سوسائٹی فار دی پروموشن آف ریڈنگ اینڈ امپروومنٹ آف لائبریریز (SPRIL) نے انٹرنیشنل سینٹر فار کیمیکل اینڈ بائیولوجیکل سائنسز اور نیشنل لائبریری ایسوسی ایشن کے اشتراک سے کیا۔ جس میں شہر کراچی کی نمایاں اداروں اور جامعات کے لائبریریز جن میں اسٹیٹ بینک سے سلمان عابد، سندھ مدرستہ الاسلام سے ماہ جبین علی ، بحریہ یونیورسٹی سے زبیر جمیل، کراچی آئی بی اے سے نصرت جبین، محمود حسین لائبریری جامعہ کراچی سے نرگس فاطمہ، کالج لائبریرین پروفیسر عامر سبحانی، ڈاکٹر آمنہ خاتون، این ای ڈی یونیورسٹی سے خرم

شفیع، اور راشد علی، ضیاء الدین یونیورسٹی سے ہما منان بٹ کے ساتھ ساتھ شعبہ لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس جامعہ کراچی کے اساتذہ ڈاکٹر

وسیم ضیاء ، ڈاکٹر نوید سحر، جناب راشد علی نے شرکت کی، آئی سی بی ایس کی لائبریری سے مس نزیحہ اسفرین اور امتل عزیز شازیہ صاحبہ نے بھی شرکت کی۔

تقریب کے مہمان خصوصی، ڈاکٹر رضا شاہ، ڈائریکٹر، انٹرنیشنل سینٹر فار کیمیکل اینڈ بائیولوجیکل سائنسز، نے کتاب لکھنے کے اقدام کو سراہا اور ڈاکٹر لیاقت علی راؤ کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد دی۔ انہوں نے اپنے ادارے میں ہونے والی

تحقیقی سرگرمیوں پر بھی سیر حاصل گفتگو کی۔ مہمان اعزازی، ڈاکٹر سعد بن عبدالعزیز، فاؤنڈنگ پارٹنر کراچی انٹرنیشنل بکس اینڈ ایجوکیشنل

ٹیکنالوجی فیئر نے اپنے خطاب میں اس بات پر زور دیا کہ ایک ایسے پلیٹ فارم کی ضرورت تھی جو اکیڈیمیا، کتابی صنعت، اور لائبریریز کے درمیان پل کا کردار ادا کرے۔ انہوں نے کراچی انٹرنیشنل بکس میں لائبریریز کو بھرپور شرکت کی دعوت دی۔ انہوں نے اسپرل اور این ایل اے کی کاوشوں کو بھی سراہا اور ڈاکٹر لیاقت کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دی۔

تقریب کے دوران انٹرنیشنل سینٹر فار کیمیکل

اینڈ بائیولوجیکل سائنسز کی لائبریری انچارج ڈاکٹر زہرہ بتول نے لائبریریز اور لائبریری سائنس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ شعبہ لائبریری

اینڈ انفارمیشن سائنس، کراچی یونیورسٹی کے اساتذہ ڈاکٹر محمد وسیم ضیاء، ڈاکٹر نوید سحر اور محترم راشد علی نے بھی اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر شہر کراچی سے تعلق رکھنے والے فعال لائبریری پروفیشنلز نے شرکت کی۔

ڈاکٹر آمنہ خاتون، محترمہ نرگس فاطمہ، ماہ جبین علی، ہما منان بٹ، زبیر جمیل، عامر سبحانی، جواہر علیم ، اور دیگر شرکاء نے کتاب پر تبصرے پیش کیے۔ نیشنل لائبریری ایسوسی ایشن کی جانب سے ہما منان بٹ نے شرکاء سے گفتگو کی جب کے اسپرل کی جانب سے صمیم کاردار نے حاضرین سے خطاب کیا اور مقررین، شرکاء محفل اور شراکتی اداروں کا شکریہ ادا کیا۔ پشین، بلوچستان سے تعلق رکھنے والے کتابوں اور لائبریریوں سے محبت رکھنے والے محمد نبی نے بھی تقریب میں شرکت کر کے اسے رونق بخشی۔ مشتاق ملاح جو داؤد یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے وابستہ ہیں نے بھی خصوصی طور پر اس تقریب میں شرکت کی۔

ڈاکٹر لیاقت علی راؤ نے اپنی گفتگو میں اپنے پیشہ ورانہ سفر کا تذکرہ کرتے ہوئے لائبریری آٹومیشن اور ڈیجیٹائزیشن کے شعبے میں اپنے وسیع تجربے پر روشنی ڈالی، جس نے بالآخر اس کتاب کی تحریر کو تحریک دی اور اس کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔

اسپرل کی ٹیم نے معزز مہمانوں اور کتاب کے مصنف کو بطور اظہار تشکر اعزازی شیلڈز پیش کیں۔ ڈاکٹر لیاقت علی راؤ نے ڈاکٹر محمد وسیم ضیاء، ڈاکٹر نوید سحر اور محترمہ ربیعہ علی فریدی کو اجرک اور

اپنی کتاب پیش کیں۔ اختتامی کلمات میں محترمہ ربیعہ علی فریدی نے تمام شرکاء اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا، بالخصوص امتل عزیز شازیہ، نزیحہ اسفرین اور آفتاب عالم ، شہزاد خان محمد شاہد سمیت دیگر لائبریری اسٹاف کا ، ڈاکٹر رضا شاہ، ڈاکٹر زہرہ بتول اور نیشنل لائبریری ایسوسی ایشن کے صدر سید مظفر علی شاہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ کتاب کی یہ تقریب رونمائی رسمی ضیافتِ چائے اور گروپ فوٹو سیشن کے ساتھ اختتام پزیر ہوئی۔ تقریب کو کامیاب بنانے میں جواہر علیم ، صمیم کاردار، نزیحہ اسفرین، امتل عزیز شازیہ، مشتاق ملاح اور نیشنل لائبریری ایسوسی ایشن کے صدر سید مظفر علی شاہ نے اہم کردار ادا کیا۔

مشاعرہ خوشبوئے غزل سال نو 2026

رپورٹ: عذرا علیم

میڈیا۔ ڈائریکٹر پاکستان سوشل کلب۔ عمان (عبوری کمیٹی)

سفارت خانہ پاکستان اور پاکستان سوشل کلب۔ کے زیر اہتمام "خوشبوئے غزل سال نو" کے عنوان سے محفل مشاعرہ کا انعقاد مسقط کے مقامی ہوٹل ہالی ڈے میں کیا گیا۔

اس پروقارادی تقریب کے مہمان خصوصی سفیر پاکستان ڈاکٹر سید نوید صفدر بخاری تھے جبکہ مہمان اعزازی عمان میں پاکستانی کمیونٹی کے شیخ سید فیاض علی شاہ اور پاکستان سوشل کلب۔ کے چیئرمین ندیم عظیمی تھے۔

مشاعرے کی صدارت پاکستان کے عالمی شہرت یافتہ معروف ادیب، نظامت کار اور ہر دلعزیز شاعر وصی شاہ نے کی۔

اس پروقار مشاعرہ کا باقاعدہ آغاز عطرت آیات قرآنی سے کیا گیا تلاوت کی سعادت حافظ عبدالمنان نے حاصل کی۔ اس کے بعد ھد یہ نعت رسول صلی اللہ علی وسلم پیش کرنے کی سعادت نعت خواں اسد علی نے حاصل کی۔

اس کے بعد عمان اور پاکستان کے قومی ترانوں سے ہال گونج اٹھا۔

استقبالیہ کلمات مشاعرے کے منتظم اعلی ناصر معروف نے ادا کیے۔

پاکستان اور خلیجی شعراء و شاعرات میں صباحت عروج (ملتان، پاکستان)، مبشر سعید (ملتان، پاکستان)، ریاض شاہد (بحرین)، آصف علی آصف (سعودی عرب) شہاب الدین احمد (قطر)، احمد سعید (فیصل آباد) اور علی زریون (متحدہ عرب امارات) اور وجیہ ثانی (کراچی، پاکستان) شامل تھے۔ جہاں اس مشاعرہ میں تشریف لائے مہمان شعراء کرام نے اپنے کلام سے بے پناہ داد و تحسین پائی وہیں عمان میں مقیم شعراء کرام نے بھی اپنی شاعری سے سے حاضرین کا دل جیتا۔۔ جن میں بالترتیب اعجاز محاوری، عمران اسد، موسیٰ کشمیر، عابد مغل، عذرا علیم، محمد طارق منیر چوراہی، قمر ریاض اور تقریب کے روح رواں ناصر معروف اور مقبول احمد شیخ شامل تھے۔

مشاعرہ میں شعراء کرام و شاعرات کے ساتھ منتظمین کو حسن کارکردگی ادبی خدمات اور بالخصوص معاونین کو ادبی محافل کے لیے بھرپور تعاون پیش کرنے پر اسناد اور لوح سپاس سے نوازہ گیا۔

تقریب میں شرکت کرنے والے معزز مہمانوں میں سفارت خانہ پاکستان کے ناظم الامور بلال حسن، اتاشی برائے فلاح و بہبود حافظ عبدالمنان، پاسپورٹ آفیسر عامر صفدر اور دیگر عملے کے اراکین۔

پاکستان سوشل کلب عمان عبوری کمیٹی کے عہدیداران میں نائب چیئرمین زاہد شکور، جنرل سیکرٹیری کاشف احمد زعیم، فنانس سیکرٹیری عمران طور، جوائنٹ

سیکرٹیری کلیم اختر۔ قمر ریاض، عثمان لکھن ڈاکٹر مظہر خان، سید شاندار علی شاہ بخاری اور راقم الحروف شامل تھے اس کے

ساتھ ساتھ عمان میں مقیم کئی معروف علمی و ادبی اور سماجی و کاروباری شخصیات نے بھی حاجی عبدالحمید آدم، چودھری محمد اشرف، اقبال جعفر، رضوان عزیز،

چودھری عباس، عبدالرحمٰن گلو، احمد سبحانی، محمد آصف برخی، احمد رضا قادری، اختر سلیم، امتیاز کھوکھر عمران صدیقی، عاطف علی عارف ،شبیر احمد ندیم،

طاہر شاہ، عدنان ہاشمی، عقیل احمد صدیقی، چودھری عاقب، محمد عثمان جاوید، چودھری اشفاق چیمہ، ملک دانش، بلال یوسف، ذیشان احمد شاکر، راشد حسین، محمد تسلیم رضا قادری، محمد دانیال شیخ، عاطف محمود، مزمل ملک،

افتخار احمد، حاجی محمد بوٹا، عبدالوحید، اور محمد علیم انیس کے علاوہ عمان میں مقیم شائقین ادب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

اس مشاعرے کی نظامت کے فرائض معروف ٹی اینکر وجیہ ثانی اور راقم الحروف نے خوش اسلوبی سے سرانجام دیے۔

افریقی ملک کینیا کا سفرنامہ۔۔۔دلچسپ تجربات

گوئٹے کے دیس میں

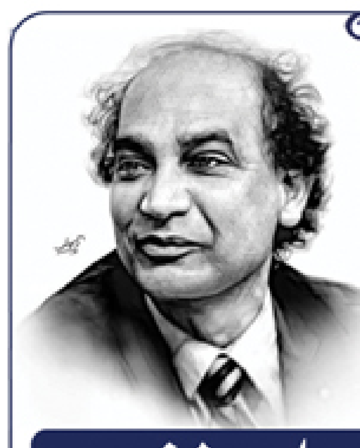

سرور غزالی، جرمنی

قسط نمبر 2

کینیا کے دارالحکومت نیروبی کے لیے ہم لوگ 22 دسمبر سن 2025 کی شب برلن سے قطر ائرویز کے طیارے سے روانہ ہوئے اور پانچ گھنٹے چالیس منٹ کی مسافت پر دوہا اترے، تین گھنٹے دوہا میں گزارنے کے بعد اصل منزل کی طرف ہمارا طیارہ روانہ ہوا اور چار گھنٹے 50 منٹ کے بعد طیارہ مقامی وقت کے مطابق دن کے ایک بج کر 55 منٹ پر نیروبی کے کینیاٹا ایئرپورٹ پر اتر گیا۔رن وے پہ دوڑتے ہوئے طیارے سے ہی ہمیں اندازہ ہوگیا کہ برلن کی دسمبر کا مختصر اور نیم اندھیری رات جیسا دن ہم پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ سورج پورے آب وتاب سے چمک رہا تھا اور فضا ایک خوشگوار خوشبو سے رچی ہوئی تھی۔امیگریشن کے کاؤنٹر پر ایک نوجوان خاتون نے ہم دونوں کے پاسپورٹ اور ای ٹی اے یعنی الیکٹرونک ٹریولنگ اتھرائزیشن ویزے چیک کیے دونوں ہاتھوں کی تمام انگلیوں کے الیکٹرانک نشانات،فنگر پرنٹ لیے اور ہمیں فٹافٹ دس منٹ میں فارغ کر دیا۔اس دوران وہ نہایت خوش اخلاقی سے ہمیں مختلف ہدایت دیتی رہیں اور اس کے بعد ہم لوگ

باہر کی طرف چل پڑے۔اس طرح کے سفر میں ہم لوگ صرف ایسی چھوٹی ٹرالی ساتھ لے کر چلتے ہیں جو بہ آسانی کیبن میں سماجائے اور اس طرح ہم منزل مقصود پر سامان یعنی بیگیج کا انتظار کیے بغیر تیزی سے باہر نکل جاتے ہیں۔باہر نکلنے سے پہلے تمام بیگ اور ٹرالی کی اسکریننگ ہوئی۔ ایسی سکریننگ سے ہم کبھی کبھی پاکستان میں بھی نبرد آزما ہوتے ہیں اور ہمیں آج تک یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ اس اسکریننگ کا مقصد کیا ہے۔جبکہ روانگی سے پہلے ہمارے تمام سامان کی پہلے ہی تلاشی لی جاتی ہے۔ عین ممکن ہے کہ ان ممالک میں اس اسکریننگ کے ذریعے ساتھ لائے گئے الکوحل یا سگریٹ پر ٹیکس لگایا جانا مقصود ہو جو مسافر ڈیوٹی فری شاپ میں خرید کر ساتھ لائے ہوں۔کچھ بھی تھا سکریننگ کا مرحلہ بھی تیزی سے مکمل ہوا اور ہم لوگ باہر چلے آئے۔ مجھے توقع تھی کہ جس ٹیکسی کو میں نے بک کیا ہے اس کا ڈرائیور باہر میرا منتظر ہوگا

چونکہ اس نے پہلے مجھے واٹس ایپ کے ذریعے میرے نام کا ایک پلے کارڈ کی تصویر مجھے بھیجی تھی کہ وہ اس پلے کارڈ کے ساتھ میرا باہر منتظر ہے۔

میں اور بیگم آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھتے رہے۔مگر حضرت ڈرائیور کا کہیں دور دور نام و نشان بھی نہ تھا۔ہم لوگ آگے چلتے ہوئے ٹیکسی اسٹینڈ تک آگئے مگر وہ صاحب یہاں بھی مجھے نظر نہیں آئے۔ ایئرپورٹ کے اندر تو وائی فائی کی موجودگی کی وجہ سے میرا واٹس ایپ چل رہا تھا اور ہم نے پیغامات بھیجے اور وصول کیے تھے،جس کے تحت وہ صاحب باہر میرے منتظر تھے۔حضرت موصوف سے ملاقات معدوم ہوتی رہی، فون کرنے کی کوشش بے سود تھی کہ ہم اس دوران ایئرپورٹ کی بلڈنگ سے باہر آچکے تھے اور واٹس ایپ بھی کام نہیں کر رہا تھا میں نے کینیا کے لیے ایک ای سم خرید رکھا تھا بدقسمتی سے وہ بھی اس وقت ہماری مشکل حل کرنے کو تیار نہیں تھی۔تنگ آمد بجنگ آمد کے مترادف میں وہاں موجود ایک ٹیکسی ڈرائیور کے پاس گیا اور اسے اپنے ڈرائیور کا نمبر دیتے ہوئے اس سے درخواست کی کہ وہ اپنے ساتھی ٹیکسی ڈرائیور سے اپنے موبائل فون کے ذریعے میری بات کروادیں۔یہ ٹیکسی ڈرائیور بہت

ہی خوش اخلاق انسان تھا اس نے نمبر ڈائل کیا اور میرے ڈرائیور کو یہ بتایا کہ ہم کہاں پر کھڑے ہیں اور یہ کہ وہ یہاں اکر ہمیں لے جائے۔یہ معمہ تو مجھ سے حل نہیں ہوسکا کہ ڈرائیور صاحب اپنی مقرر جگہ پر موجود کیوں نہیں تھے لیکن میری اس ترکیب سے یہ مسئلہ ضرور حل ہو گیا کہ اور تھوڑی دیر بعد ہمارا ٹیکسی ڈرائیور ہمیں اکر ہمیں پارکنگ لاٹ میں لے ایا اور پھر ہم اپنے ہوٹل کی طرف روانہ ہو گئے۔10 گھنٹے کے ہوائی سفر اور 14 گھنٹے کی مسافت کے بعد ہم لوگ کافی تھک چکے تھے اور اسی لیے میں نے بلند سے روانہ ہونے سے قبل ہی نہرو بھی میں ایک ٹیکسی کو بک کروالی تھی کہ وہ طور پر ہمارے ہوٹل پہنچا دے گا اور اس طرح ہم اپنے ہوٹل چیسٹر ہوٹل پہنچ گئے۔چیک ان کی فارمیلیٹی پوری کر کے ہم لوگ اپنے کمرے میں۔چلے آئے۔ نہا دھو کر فارغ ہونے کے بعد ہم لوگوں کو سخت بھوک لگی ہوئی تھی لہذا ہم لوگ ایک دفعہ پھر کھانا کھانے کی نیت سے باہر نکل ائے۔ہوٹل کے برابر میں ہی

ایک عربین ولج نامی ریسٹوراں ہمیں نظر آیا جہاں ہم لوگوں نے سیر ہو کر کھایا پیا اور پھر چائے کی گرم گرم چسکی لیتے ہوئے سفر کی تھکان کو خیر باد کہنے لگے۔

ہمارا یہ ہوٹل شہروں کے بیچوں بیچ ہے اور قریبی شہر کے قلب میں دوڑتی ہوئی ہائی وے سے بالکل متصل۔ ہوٹل صاف ستھرا اور کشادہ، تمام عملہ تندہی سے اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے نظر آیا۔ اس شام ہم لوگوں نے تھوڑی بہت ادھر ادھر مٹر گشت کی۔کچھ ضروری اشیاء ▯ کی خریداری کی اور پھر ہوٹل میں آکر ارام کرنے لگے۔پچھلی رات

ہم لوگ سفر میں تھے اور یوں بالکل سو نہیں سکے تھے اور اگلے دن ہمیں صبح چھ بجے سے ہی نیروبی نیشنل سفاری پارک میں پانچ گھنٹے کا سفاری ٹور کرنا تھا۔یہ ٹور بھی ہم نے برلن سے ہی بیٹھے بیٹھے بک کرالیا تھا صرف ہمیں داخلے کا ٹکٹ خریدنا تھا۔

نیروبی نیشنل سفاری پارک کے سفر کا اغاز ویسا نہیں ہو سکا جس کی ہمیں توقع تھی۔وہ یوں کہ ایک شام قبل ٹورسٹ گائیڈ کمپنی نے ہمیں ایک واٹس ایپ پر میسج بھیجا کہ ہم ساڑھے چھ کے بجائے صبح چھ بجے ہی ہوٹل کی لابی میں آجائیں اور ہمیں وہاں سے ڈرائیور لے کر لے گا۔جرمنی سے کی اس کے بعد میرا فون فوری طور پر مکمل طریقے سے قابل عمل نہیں ہوا تھا جیسا کہ میں نے اوپر بھی ذکر کیا کہ ایئرپورٹ کی بلڈنگ سے نکلنے کے بعد میں اپنا فون استعمال کرنے سے قاصر تھا۔اسی طرح میرا واٹس ایپ بھی فوری طور پر مکمل طریقے سے کام نہیں اس بات کا تجربہ میں اپنے پچھلے سفر میں بھی کر چکا تھا کہ کچھ میسجز ایک دو دن کے بعد وصول ہوئے۔ ہمارے ڈرائیور کا میسج بھی اس کی نظر ہو گیا۔صبح چھ بجے ڈرائیور نے نیچے سے فون کیا کہ اپ لوگ نیچے اجائیں اور میری بہت درخواست اور جھگڑا کرنے کے باوجود ڈرائیور نہیں رکا کیونکہ میں فوری طور پر نیچے نہیں اتر سکتا تھا میں مکمل تیار نہیں ہوا تھا میں نے اس سے درخواست کی کہ مجھے 10 منٹ کا ٹائم دیا جائے جس سے وہ نظر انداز کرتا ہوا اگے بعد میں پیچھے سے فون کرنے کے باوجود وہ نہیں پلٹا اور یوں ہمارے سفاری پارک جانے کا سلسلہ کھٹائی میں پڑتا نظر آنے لگا۔بیگم کا چہرہ اترتا دیکھ کر میں نے فوری طور پر یہ فیصلہ کیا کہ میں اپنے

بل بوتے پر ہی اور ٹورسٹ گائیڈ کمپنی کو چھوڑ کر سفاری پارک کو چل پڑوں۔ میں نے فوری طور پر تمام صورتحال سے ٹورسٹ گائیڈ کمپنی کو اگاہ کیا کہ کس طریقے سے ہمیں ڈرائیور لے جانے سے انکار کر رہا ہے اور یہ کہ اصولی طور پر ہم نے جو وقت چنا تھا اور جس کے اس کی قیمت ادا کی تھی۔ کمپنی کو اس پر عمل درامد کرنا چاہیے تھا۔ اس کے بعد میں نے ریسیپشن کے عملے سے دریافت کیا کہ کیا فوری طور پر کسی ایسے ٹورسٹ گائیڈ اور گاڑی کا انتظام ہوسکتا ہے جو ہمیں ہمارے اج کے پروگرام کے مطابق نہرو بھی نیشنل سفاری پارک میں چند گھنٹے کی سیر کا بار اٹھا سکے۔ تھوڑی دیر بعد ہی ریسپشن کے عملے کا ایک فرد ایک شخص کی معیت میں میرے پاس آیا۔اور کہنے لگا کہ یہ شخص اپ کو اپنی گاڑی کے ساتھ نیروبی نیشنل سفاری پارک لیے جائے گا اور اپ تمام معاملات اس سے طے کر لیں عملے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے۔میں نے اس شخص سے مول تول شروع کیا وہ کہنے لگا کہ وہ مجھے صرف نیشنل پارک تک پہنچا بھی سکتا ہے اور اگر میں چاہوں تو وہ پارک کے اندر جا کر سیر بھی کرا سکتا ہے۔میں نے کہا کہ فی الحال یہ طے کرتے ہیں کہ پارک تک پہنچانے کا تم کتنا لوگے اور پھر بات پہنچ کر ہم اس بات کو طے کریں گے کیا ہم تمہارے ساتھی پارک کے اندر جائیں گے وہاں مجھے کوئی اور ٹورسٹ گائڈ مل جائے گا۔وہ شخص بہت ہی اخلاق والا تھا اور میری دونوں شرط پر ہی مجھے اپنے ہمراہ لے چلنے پر تیار ہو گیا۔اس افراتفری میں ہوا یہ کہ بیگم اپنا ساتھ لایا ہوا سفری بیگ جس میں زاد راہ کے ساتھ ساتھ ایک ٹیلی فون بھی پڑھا تھا ہوٹل کی لابی میں ہی بھول گئیں۔ چونکہ میں بھی اس نئے گائیڈ کے ساتھ معاملات میں الجھا ہوا تھا تو مجھے بھی اس بیگ کا خیال نہ آیا۔ایک کا تو شاید ہمیں خیال بھی نہ اتا اگر ریسپشن کے عملے نے ڈرائیور کو فون کر کے واپس لوٹنے کا عندیہ نہ دیا ہوتا تو۔خیر ڈرائیور نے ہمیں یہ مطلع کرتے ہوئے کہ اپ لوگ اپنا ایک بیگ ہوٹل کے ریسیپشن پر چھوڑ ائے ہیں گاڑی موڑ لی۔

خیر جناب کشاں کشاں تمام جمیلوں سے ہم لوگ نہرو بھی نیشنل سفاری پارک کے داخلہ گیٹ پر کھڑے تھے۔ یہاں گاڑیوں کے قطار لگی تھی اور سفاری پاک ہر ایک گاڑی کے پاس اکر سفاری پارک میں داخلے کا ٹکٹ جاری کر رہا تھا تمام معاملات ٹکٹ اور داخلہ فیس سب کچھ مکمل ان لائن کرنا تھا۔سفاری پارک کے عملے کی ایک خاتون نے ہمارے آن لائن ٹکٹ وغیرہ کا بندوبست کیا اور ہم لوگ پارک میں داخل ہوگئے۔

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

عوام۔نظام اور ایوان

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاک واچ

PAKISTAN WATCH

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3